ہفت روزہ

خدام الدین لاہور

بیادگار
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی
شیرانوالہ دروازہ لاہور

۱۴ر جمادی الثانی ۱۳۸۶ھ
۳۰ر ستمبر ۱۹۶۶ء

یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین ○ لاہور

ہدیہ ۲۵ پیسے

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قیل: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یعدل الجہاد فی سبیل اللہ؟ قال: "لا تستطیعونہ"، فاعادوا علیہ مرتین او ثلاثا کل ذلک یقول: "لا تستطیعونہ"، ثم قال: "مثل المجاہد فی سبیل اللہ کمثل الصائم القائم القانت بآیات اللہ لا یفتر، من صلوۃ، و لا صیام، حتی یرجع المجاہد فی فی سبیل اللہ"، متفق علیہ، و ہذا لفظ مسلم و فی روایۃ البخاری، ان رجلا قال: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دلنی علی عمل یعدل الجہاد؟ قال: "لا اجدہ"، ثم قال: "ہل تستطیع اذا خرج المجاہد ان تدخل مسجدک فتقوم و لا تفتر، و تصوم و لا تفطر؟" قال: و من تستطیع ذلک؟

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ (ثواب میں) کون سا عمل جہاد فی سبیل اللہ کے برابر ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ کیا تم جہاد کی طاقت نہیں رکھتے۔ صحابہ نے پھر وہی دو مرتبہ یا تین مرتبہ سوال کیا۔ آپ ہر مرتبہ یہی فرماتے رہے کہ کیا تم جہاد کی طاقت نہیں رکھتے۔ بالآخر آپؐ نے فرمایا۔ کہ مجاہد فی سبیل اللہ کی مثال روزہ رکھنے والے، نماز پڑھنے والے اور آیات قرآنیہ کو خشوع و خضوع کے ساتھ تلاوت کرنے والے جیسی ہے۔ جب کہ وہ مجاہد فی سبیل اللہ کے لوٹنے تک نماز اور روزہ ادا کرتا رہے۔ اور اس کو ترک نہ کرے (بخاری و مسلم نے اس روایت کو ذکر کیا) اور یہ الفاظ مسلم کی حدیث کے ہیں۔ اور بخاری کی دوسری روایت میں ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسا عمل بتلا دیجئے کہ جو (ثواب میں) جہاد کے برابر ہو؟ حضورؐ نے فرمایا کہ میں کوئی (ایسا عمل) نہیں پاتا۔ پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ کیا تو ایسا کر سکتا ہے کہ جب مجاہد جہاد کے لئے) نکلے تو تو اپنی مسجد میں چلا جائے اور نماز پڑھتا رہے چھوڑے نہیں اور روزہ رکھتا رہے اور افطار نہ کرے۔ اس نے عرض کیا کہ اس کی کون طاقت رکھتا ہے۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال: ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: "من خیر معاش الناس لہم رجل ممسک بعنان فرسہ فی سبیل اللہ، یطیر علی متنہ کلما سمع ہیعۃ او فزعۃ طار علی متنہ یبتغی القتل او الموت مظانہ او رجل فی غنیمۃ او شعفۃ من ہذا الشعف او بطن واد من ہذہ الاودیۃ یقیم الصلوۃ و یؤتی الزکوۃ، و یعبد ربہ حتی یاتیہ الیقین لیس من الناس الا فی خیر" رواہ مسلم۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں میں سب سے بہتر زندگی اس شخص کی ہے جو گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے اللہ تعالے کے راستہ میں تیار رہتا ہے۔ جہاں کوئی خطرہ اور پریشانی کی بات سنتا ہے فوراً گھوڑے کی پشت پر سوار ہو کر ہوا کی طرح (میدان کی طرف) اُڑ جاتا ہے۔ قتل یا موت کا موقع اس کے مقامات میں تلاش کرتا رہتا ہے اور دوسرے اس شخص کی زندگی جو پہاڑیوں کی چوٹیوں میں سے کسی چوٹی پر یا وادیوں میں سے کسی وادی پر چند بکریاں ساتھ لئے ہوئے سکونت کرتا ہے نماز پڑھتا ہے زکوٰۃ دیتا ہے اور مرتے دم تک اپنے رب کی عبادت کرتا ہے اور لوگوں سے بھلائی کے علاوہ اس کو اور کوئی کام نہیں۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: قال: "ان فی الجنۃ مائۃ درجۃ اعدہا اللہ للمجاہدین فی سبیل اللہ، ما بین الدرجتین کما بین السماء والارض" رواہ البخاری)

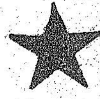
ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جنت میں سو درجے ہیں جو اللہ تعالے نے مجاہدین فی سبیل اللہ کے لئے تیار کئے ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ زمین اور آسمان کے درمیان ہے۔ (بخاری)

عن ابی بکر بن ابی موسی الاشعری قال سمعت ابی رضی اللہ عنہ وھو بحضرۃ العدو یقول: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، "ان ابواب الجنۃ تحت ظلال السیوف" فقام رجل رث الہیئۃ فقال یا ابا موسی اانت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ہذا؟ قال: نعم فرجع الی اصحابہ فقال: اقرأ علیکم السلام"، ثم کسر جفن سیفہ فالقاہ، ثم مشی بسیفہ الی العدو فضرب بہ حتی قتل" رواہ مسلم۔

ترجمہ: حضرت ابوبکر بن الموسی الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا۔ وہ دشمن کی موجودگی میں فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت کے دروازے تلواروں کے سایہ کے نیچے ہیں۔ ایک خستہ حال آدمی کھڑا ہوا اور دریافت کیا۔ کہ اے ابوموسیٰ! کیا تم نے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ حضرت ابوموسیٰ رضؓ نے کہا ہاں (یہ سن کر) وہ شخص اپنے ساتھیوں میں آیا اور کہا۔ کہ میں تم کو (آخری) سلام کرتا ہوں۔ یہ کہہ کر اس نے اپنی تلوار کے میان کو توڑ ڈالا اور پھر اس کو پھینک دیا۔ پھر تلوار لے کر دشمن کی طرف روانہ ہو گیا اور اس سے قتال کیا۔ یہاں تک کہ شہید ہو گیا (سبحان اللہ اللّٰھم ارزقنا حلاوۃ الایمان) اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "لا یلج النار رجل بکی من خشیۃ اللہ حتی یعود اللبن فی الضرع، و لا یجتمع علی عبد غبار فی سبیل اللہ و دخان جہنم"، رواہ الترمذی و قال: حدیث حسن صحیح۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو شخص خدا کے خوف اور خشیت سے رو دیا وہ ہرگز جہنم میں داخل نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ دودھ نکال لینے کے بعد پھر وہ دودھ تھن میں لوٹ آئے۔ اور خدا کے راستہ کا غبار اور جہنم کا دھواں دونوں جمع نہیں ہو سکتے (یعنی جو اس غبار میں آلودہ ہو چکا ہے وہ اس دھوئیں سے آلودہ نہ ہو گا۔ ترمذی نے اس حدیث کو ذکر کیا اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔


بسم اللہ الرحمن الرحیم


ایڈیٹر
ناظر حسین نظر
ٹیلیفون
۶۷۵۴۵

ہفت روزہ
خدام الدین
لاہور

سالانہ
گیارہ روپے
ششماہی
چھ روپے

جلد ۱۲ | ۱۴ر جمادی الثانی ۱۳۸۶ھ بمطابق ۳۰ر ستمبر ۱۹۶۶ء | شمارہ 18

اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھئے

حکیم کائنات سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جس شخص میں چار باتیں پائی جائیں وہ منافق ہے اور جس میں ان چاروں میں سے کوئی ایک پائی جائے اس میں نفاق کی ایک خصلت ہو گی — جب تک وہ ان چاروں کو یا اس ایک کو ترک نہ کر دے منافق ہو گا۔ چار باتیں یہ ہیں:۔

۱۔ امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔
۲۔ گفتگو کرے تو جھوٹ بولے۔
۳۔ عہد کرے تو توڑ دے۔
۴۔ لڑے تو گالیاں بکے۔

(بخاری و مسلم)

ایک اور حدیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص میں تین خصلتیں پائی جائیں وہ یقیناً منافق ہے خواہ نماز پڑھتا ہو، روزے رکھتا ہو اور اسلامیات کا دعوے دار ہو — وہ تین باتیں یہ ہیں:—

۱۔ بات کرے تو جھوٹ بولے۔
۲۔ وعدہ کرے تو ایفا نہ کرے۔
۳۔ امین بنایا جائے تو بددیانتی کرے۔

(مسلم)

احادیث مذکورہ بالا کو پڑھ جایئے۔ اور اپنے گریبانوں میں جھانک کر دیکھئے تو منافقت کی بڑی بھیانک تصویر نظر آئے گی۔ اور ہر شخص تقریباً یہی محسوس کرے گا کہ وہ نفاق کی بیماری میں مبتلا ہے۔ بددیانتی، دروغ گوئی اور شکستِ عہد کے داغہائے سیاہ سے ہم اکثروں کے دامن داغدار ہیں اور لڑائی میں گالیاں بکنے کی معصیت تو اس قدر عام ہے کہ ہم نے اسے معصیت ہی سمجھنا چھوڑ دیا ہے بلکہ یہ مرض یہاں تک تجاوز کر چکا ہے کہ والدین اولاد کو، بھائی دوسرے بھائی کو اور دوست دوست کو پیار سے گالیاں دیتا ہے۔ حتےٰ کہ بعض جاہل لوگوں کے بچے جب پہلی مرتبہ بولتے ہیں اور گالی دیتے ہیں تو اس خوشی میں مٹھائی تقسیم کی جاتی ہے کہ آج ہمارے بچے نے گالی دی ہے۔ حالانکہ خوشی اس بات کی ہونی چاہیئے تھی کہ آج ہمارا بچہ بولا ہے اور اس کی زبان سے اللہ کا پیارا نام ادا ہوا ہے۔ اُس نے درود شریف پڑھا ہے یا قرآن کریم کی کوئی آیت تلاوت کی ہے۔ مگر افسوس کہ معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے۔ اسلامی حیاداری اور اخلاق کا تقاضا یہ تھا کہ گالی تو کجا ہماری زبانیں بے شرمی کی معمولی سی بات سے بھی آلودہ نہ ہوں اور حالت یہ ہے کہ ماں اور بہن کی گالیاں ہمارے اکثر گھرانوں میں جزوِ کلام بن چکی ہیں اور لڑائی میں تو ہمارے بعض ثقہ حضرات بھی گالی سے نہیں چوکتے۔

غیبت یا چغل خوری جسے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دوسرے مسلمان بھائی کا گوشت کھانا قرار دیا ہے اور اس کی بہت مذمت بیان فرمائی ہے —— ایک عام چیز ہو گئی ہے۔ جس مجلس میں جایئے اور جس شخص کو دیکھئے الّا ماشاء اللہ وہ اس موذی مرض کا شکار دکھائی دے گا۔ امانت کا غصب کرنا ایک عام چیز ہو کر رہ گئی ہے۔ اگر کسی شخص کے پاس کسی کا راز امانت ہے تو وہ اسے آشکار کرنے میں باک محسوس نہیں کرتا اور اگر کسی کے پاس کسی کا مال یا کوئی دوسری جنس امانت ہے تو وہ اسے ہتھیا لینے میں فخر محسوس کرتا ہے چہ جائیکہ اسے کوئی جرم خیال کرے — جہاں تک جھوٹ کا تعلق ہے ایک ہزار اشخاص میں سے شاید ہی کوئی ایک شخص سچ بولنے والا مل سکے —

غرضیکہ سارا ماحول اور معاشرہ ہی نفاق کے راستے پر چل نکلا ہے۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ نہ صرف نفاق کے راستے پر چل نکلا ہے بلکہ نفاق کے راستے پر سرپٹ دوڑ رہا ہے تو زیادہ بہتر اور صحیح ہو گا۔

کاش ہم اپنے اعمال کا جائزہ لے کر اور اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر دیکھیں کہ کس طرح ہماری سیاہ کاریاں اسلام کے پاکیزہ اور خوشنما چہرہ کو مسخ کر رہی ہیں۔

اسلامیہ کالج برائے خواتین کے نزدیک سینماؤں کی تعمیر کے اجازت نامے منسوخ کئے جائیں

لاہور (نامہ نگار خدام الدین)

کالج کی پرنسپل زینب کاکاخیل نے ایک بیان میں کہا ہے کہ کوپر روڈ کے گرد و نواح میں متعدد سینماؤں کی تعمیر کے اجازت نامے جاری کئے جا چکے ہیں۔ اسلامیہ کالج میں زیر تعلیم طالبات کو سینماؤں کے قیام سے پیدا ہونے والے ماحول سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ ان اجازت ناموں کو فوراً منسوخ کیا جائے۔ کالج کے گرد و نواح میں سینماؤں

(باقی صفحہ ۱۸ پر)



۲۹ر جمادی الاوّل ۱۳۸۶ھ بمطابق ۱۵ر ستمبر ۱۹۶۶ء

اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت میں نجات حاصل کرنے کا طریقہ

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ العالی

(مرتب : خالد سلیم)

الحمد للہ و کفیٰ و سلامٌ علیٰ عبادہ الّذین اصطفیٰ : امّا بعد : فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرّجیم:
بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم:۔

اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِھِمْ

(سورہ آل عمران - پارہ ۴ - آیت ۱۹۱)

وہ لوگ اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے بھی، بیٹھے بھی اور لیٹے بھی۔ یعنی ہمیشہ اللہ کی یاد اور اس کی محبت کے دریا میں ڈوبے رہتے ہیں۔

فرض نماز اور تلاوتِ قرآن مجید کے بعد سب سے اہم عبادت ذکراللہ ہے۔ قرآن پاک اور احادیث میں ذکر اللہ کرنے کی بہت تاکید آئی ہے۔ اور اس کے بہت زیادہ فضائل و برکات ہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ فرائض و واجبات کے بعد سب سے افضل عبادت ذکراللہ ہے۔ بزرگانِ دین نے ذکراللہ کی اہمیت پر کئی کتابیں لکھی ہیں۔ اولیاء اللہ کے حالات و واقعات پڑھ کر دیکھیں۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ ان کی ہر وقت اور ہر لمحہ اللہ تعالےٰ کی ذات سے لو لگی ہوتی ہے۔ ان کی زندگی کا معمول بن گیا ہے کثرت سے ذکر اللہ کرنا۔ وہ فرماتے ہیں۔ کہ ہم نے جو کچھ حاصل کیا وہ کثرت سے ذکر اللہ کرنے سے حاصل کیا۔

محترم حضرات! یہ اللہ تعالیٰ کا احسان و فضل ہے کہ اس نے ہمیں اپنی یاد کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ محض اس کا فضل و کرم ہے ورنہ ہماری کیا ہمت ہے کہ ہم عبادت کر سکیں یہ سب اُسی کی مہربانی ہے۔ آپ دیکھیں کہ ہزاروں ہمارے مسلمان بھائی اس وقت گناہ کے کاموں یا فضول گپ بازی میں مشغول ہوں گے۔ اللہ تعالےٰ نے ہم پر فضل کیا اور ہم کو اپنا نام لینے کی توفیق بخشی۔ کیا علم ہے کہ اگر اس کی توفیق نہ ہوتی تو ہم بھی اس وقت گناہوں میں مصروف ہوتے۔ تو جب ہم پر اللہ کی مہربانی اور عنایت ہے تو ہمارا فرض ہے تو ہم اس کے آگے اور زیادہ جھکیں۔ اس کے احکامات کے مطابق زندگی بسر کریں۔ اس کی نافرمانی بالکل نہ کریں۔ جس طرح آپ ہفتہ میں ایک دن جمعرات کو ذکر اللہ کے لئے بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوتے ہیں۔ اسی طرح آپ روزانہ اپنے گھروں میں ذکر اللہ کریں۔ بیوی بچوں بہن بھائیوں کے ساتھ اللہ کی یاد کریں۔ اس سے آپ کے گھر پر اللہ کی رحمت اور برکت نازل ہوگی۔ دلوں میں کدورت اور دشمنی دور ہوگی۔ آپس میں محبت و الفت پیدا ہوگی۔ رزق میں زیادتی ہوگی اللہ تعالےٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

ذکراللہ کی تاکید کے بارے میں ارشادِ خداوندی ہے کہ جب تم جمعہ کی نماز سے فارغ ہو جاؤ تو زمین پر پھیل جاؤ اللہ کے فضل کی تلاش میں۔ اور کثرت سے ذکر اللہ کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔ رزق حلال کی تلاش میں ہر لمحہ صرف کرنا آپ کی عبادت ہے۔ نماز پڑھنے کے لئے پہلے بول و براز سے فارغ ہونا اور پیشاب کرنا بھی عبادت ہے۔ جمعہ کی نماز کے لئے صاف ستھرے کپڑے کپڑے سلانا یا دھلوانا اور پہننا سب عبادت میں شامل ہے۔ حدیث میں ہے کہ جہاد کے لئے پالے جانے والے گھوڑے کی لید بھی قیامت کے دن میزان میں تولی جائے گی۔ ان گھوڑوں کی خدمت کرنا بھی عبادت ہے۔

غرض یہ کہ آپ اللہ کی رضا اور خوشی کے لئے جو کام کریں وہ سب عبادت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کا دھیان اور خیال دل میں اس وقت جمے گا جب ہم کثرت سے ذکراللہ کریں گے۔ اسی لئے ارشاد ہے۔ کہ فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوْا لِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنِ ۝

پس تم میرا ذکر کرو مَیں تمہارا ذکر کروں گا اور میرا شکر کرو ناشکری مت کرو —— یعنی جب آپ اللہ کی یاد کریں گے، اس کی مرضی کے مطابق زندگی بسر کریں گے تو اس کی مہربانی اور عنایتیں اور زیادہ آپ پر ہوں گی۔ ذکراللہ کی اہمیت کے متعلق سورۃ کہف پارہ ۱۵ میں ارشاد ہے۔ کہ تم اپنی نشست و برخاست ایسے لوگوں کے ساتھ رکھو جو صبح و شام اللہ کی یاد کرتے رہتے ہیں۔ اور اللہ کے نافرمانوں اور آخرت کو بھول جانے والوں کے پاس ہرگز نہ بیٹھو۔ جس طرح عطر والے کی دکان پر بیٹھنے سے عطر کی خوشبو سے دل و دماغ معطر ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ والوں کی صحبت میں بیٹھنے سے انسان کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ اس پر اللہ والوں کا رنگ

(باقی صفحہ ۱۸ پر)



۷ جمادی الثانی ۱۳۸۶ھ بمطابق ۲۳ دسمبر ۱۹۶۶ء

خوفِ خدا ہی تمام نیکیوں کی جڑ ہے

حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب مدظلہ العالی

الحمد للہ وکفٰی وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفٰی : اما بعد : فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ؛
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم :-

یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ج وَاتَّقُوا اللّٰہَ ط اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ م بِمَا تَعْمَلُوْنَ ہ (پ ۲۸ - س حشر آیت)

ترجمہ : اے ایمان والو ! اللہ سے ڈرو۔ اور ہر شخص کو دیکھنا چاہیئے کہ اُس نے کل کے لئے کیا آگے بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرو کیونکہ اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔

حاشیہ شیخ التفسیر رحمۃ اللہ علیہ

اے مسلمانو ! خدا تعالےٰ سے ڈرو اور اپنے نتائج اعمال کا خیال رکھا کرو۔

آیتِ مذکورہ بالا میں مسلمانوں سے ارشاد فرمایا گیا ہے کہ تم دنیا کے دھندوں ہی میں نہ پھنسے رہنا کہ دولت کمانے، بڑھانے اور خرچ کرنے میں لگے رہو۔ اور خدا کو یاد ہی نہ کرو۔

دیکھو ! ایمان لانے کے بعد تقوےٰ کا حصول ضروری اور لازمی چیز ہے اور اس بات کو بھی دیکھنا چاہیئے کہ مرنے کے بعد آخرت کے لئے کیا جمع کیا ہے جو کام آئے۔ وہاں دنیاوی اور مادی اشیاء کام نہ آئیں گی۔ کام آئے گا تقوےٰ اور نیک اعمال۔ سو ڈرو اور نیک کام کرو اور اس بات کو ذہن میں رکھو کہ خدا تمہارے نیک و بد تمام اعمال سے واقف ہے۔

شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی رح

نے اس کے حاشیے میں تحریر فرمایا ہے۔ کہ تمہارا کوئی کام اللہ سے پوشیدہ نہیں لہذا اس سے ڈر کر تقویٰ کا راستہ اختیار کرو اور معاصی سے پرہیز رکھو۔

بزرگانِ محترم ! تقویٰ کسی مادی یا محسوس چیز کا نام نہیں ہے۔ یہ ایسی چیز بھی نہیں جسے کسی آلے کے ساتھ ماپا جائے۔ لیکن اس کے باوجود یہ ایسی چیز ہے جو گھٹتی بھی رہتی ہے اور بڑھتی بھی رہتی ہے اور اس کا اندازہ اعضاءِ انسانی کی حرکات سے کیا جا سکتا ہے۔ تقوےٰ اگر آنکھوں میں آئے گا۔ تو آنکھوں میں حیاء، اور خلافِ شرع امور دیکھنے سے اجتناب کی خوشبو بھی پیدا ہو جائیگی۔ تقوےٰ کانوں میں آئے گا تو کان صرف امرِ حق کو سنیں گے۔ ہاتھوں اور پاؤں میں آئیگا تو یہ صرف اللہ تعالےٰ کی رضاء کے مطابق حرکت کریں گے اور اس کی نافرمانی سے بچیں گے، زبان میں آئے گا تو یہ صرف حق گوئی، تلاوتِ کلامِ الٰہی، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لئے کھلے گی، درود شریف اور ذکرِ الٰہی کے وِرد میں مشغول رہے گی۔ دل میں تقوےٰ آئے گا تو یہ خشیتِ الٰہی اور فکرِ آخرت سے معمور ہو جائے گا اور تمام اعضاء اس کی اتباع کرتے ہوئے احکامِ شریعت کی بجا آوری میں مصروف رہیں گے۔ غرض تقوایٰ جس جس عضوِ انسانی میں آتا ہے اپنا اثر دکھائے بغیر نہیں رہتا۔ اور انسان کو خدا اور رسولؐ کی رضاء اور احکامِ شریعت کے مطابق زندگی گذارنے پر مجبور کرتا چلا جاتا ہے۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو تقویٰ شعار اور پرہیزگار بنائے۔ آمین !

محترم حضرات ! قرآن و حدیث میں مسلمانوں کو تقویٰ شعار اور پرہیزگار بننے کی بہت زیادہ تلقین کی گئی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ مسلمان کی حالت ایسی ہو جائے کہ وہ ہر دم اللہ تعالےٰ جل شانہٗ کی یاد میں مستغرق رہے۔ اپنے کاروبار، میل جول اور اخلاق و اطوار میں احکامِ شریعت کا پورا پابند ہو جائے اور زندگی کی ہر روش پہ اللہ تعالےٰ کی نافرمانی اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خلاف ورزی سے اپنا دامن بچائے رکھے — مختصر یہ کہ مسلمان اس زمین پر چلتا پھرتا اللہ کے دین کا سپاہی اور سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مجسمہ نظر آئے۔

تقوےٰ

احتیاط اور نگہداشت کو کہتے ہیں۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی تشریح کے مطابق تقویٰ نام ہے اسلام کے دشوار گذار راستوں پر اس احتیاط و اہتمام کے ساتھ گذرنے کا، کہ زندگی کا لباس اللہ تعالےٰ کی نافرمانی کے کانٹوں سے قطعی طور پر الجھنے نہ پائے۔ اس اعتبار سے تقویٰ شعار اور متقی کے معنی پرہیزگاری کے ساتھ زندگی بسر کرنے والے، ہر کام کو سوچ سمجھ کر احتیاط سے کرنے والے اور دنیا کے جنگل میں ہر قسم کے کانٹوں یعنی معاصی اور گناہوں سے دامن سمیٹ کر چلنے والے کے ہوتے — پس "تقوےٰ" ایک ایسا جامع لفظ ہے جو تمام احکامِ شریعت کی بجاآوری اور معاصی سے پرہیز کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اگر انسان صفتِ "تقویٰ" کو اپنا لے تو وہ ہر قسم کی برائیوں، گناہوں اور معاصی سے بچ سکتا ہے۔ معاشرے کی تمام برائیاں اگر تجزیہ کیا جائے تو محض "خوفِ خدا" یا "تقویٰ" کے نہ ہونے کی وجہ سے ہی پیدا ہوتی ہیں۔ اگر لوگوں کے دل میں خوفِ خدا یا تقوےٰ کا جذبہ پیدا ہو جائے — اور وہ تقویٰ شعار بن جائیں تو آج ہی معاشرے کی تمام برائیاں رخصت ہو سکتی ہیں۔

حضرت شیخ التفسیر قدس سرہٗ

فرمایا کرتے تھے کہ یہ ساری عداوتیں

چوری، ڈکیتی، اغوا اور قتل کی وارداتیں اور دوسری معاشرتی برائیاں محض اس وجہ سے عام ہو گئی ہیں کہ لوگوں کے دلوں سے خوفِ خدا نکل گیا ہے۔ اور یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ جب انسان کے دل سے خوفِ خدا نکل جائے تو یہ درندوں سے بڑھ کر ظالم اور گدھوں سے زیادہ احمق بن جاتا ہے۔

خوف یا شوق

ہر شخص جانتا ہے کہ کسی کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے دو صفتوں خوف یا شوق کا ہونا لازمی امر ہے۔ کوئی کام بھی ہو یا تو شوق سے پایۂ تکمیل کو پہنچتا ہے یا خوف سے ــــ طالب علم ہی کو لے لیجئے۔ وہ شوق سے پڑھتا ہے یا خوف سے ــــ اگر اُسے یہ خوف ہو کہ کام نہ کیا تو استاد سزا دے گا اور والدین ناراض ہوں گے۔ تو وہ ظاہر ہے کہ کام کر کے لے جائے گا اور پوری تندہی سے تعلیم میں مصروف رہے گا۔ پھر اگر اُسے یہ فکر بھی دامنگیر ہو جائے کہ ناکامی کی وجہ سے میری ذلت ہو گی، استاد اور والدین کی نظروں میں حقیر اور بے عزت ہو جاؤں گا۔ میرا تمام سال ضائع ہو جائے گا۔ تو بدیہی امر ہے کہ وہ اس خوف سے جی لگا کر محنت کرے گا اور کامیابی کی سر توڑ جدوجہد کرے گا۔

مزید برآں اگر کسی طالب علم کے دل میں پڑھائی اور محنت کا شوق پیدا ہو جائے اُس کے دل میں کامیابی و کامرانی کی آرزوئیں اور امنگیں کروٹیں لینے لگیں اور وہ اس کوشش میں لگ جائے کہ میں زیادہ سے زیادہ محنت کر کے احسن طریقے پر کامیاب ہو جاؤں۔ اور سب کی نظروں میں مقبول و محبوب بن جاؤں تو ظاہر ہے یہ شوق بھی اُسے کامیابی کی منزل سے ہمکنار کر دے گا۔ غرض حاصل اس گفتگو کا یہ نکلا کہ خوف یا شوق دونوں ہی انسان کو کامیابی و کامرانی سے ہمکنار کر سکتے ہیں۔

شریعتِ اسلامیہ

نے بھی انسان کو شوق اور خوف دونوں کی ترغیب دی ہے ــــ مسلمان کے لئے لازم ہے کہ وہ ایک طرف جنت اور اس کی نعمتوں کے حصول کا شوق دل میں رکھے اور ہر گھڑی رضائے ایزدی کو پیشِ نظر رکھے اور دوسری طرف سے خدا کے غضب اور دوزخ کی آگ سے ڈرتا رہے اور اس خوف کی وجہ سے معاصی اور گناہوں سے بچتا رہے اور خدا کی نافرمانیوں سے قطعی اجتناب کرے۔ خوف برائیوں سے بچنے میں ممد و معاون ہو گا اور شوق سے نیکیوں میں سبقت لے جانے کی ناقابلِ تسخیر قوت پیدا ہو گی۔

ارشادِ نبویؐ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالےٰ کو انسان کے دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں۔

ایک وہ قطرہ جو (آنکھوں سے) اللہ کی خشیت اور خوف کی وجہ سے ٹپکے اور دوسرا وہ جو وفورِ شوق اور جوشِ محبتِ الٰہی میں آنکھوں سے بہہ نکلے۔

نشان اللہ تعالےٰ کو ایک وہ محبوب ہے جو (ان کے جسم پر) میدانِ جہاد میں زخم لگنے کی وجہ سے آ جائے اور دوسرا وہ جو نماز کی مداومت سے پیشانی اور ٹخنوں وغیرہ پر آ جائے ــــ اللہ تعالےٰ ہمیں شوق و خوف دونوں سے بہرۂ وافر عطا فرمائے۔ آمین!

بزرگانِ محترم! ہمارا کوئی عمل اللہ تعالیٰ جل شانہٗ سے پوشیدہ نہیں۔ وہ ہماری ہر ہر حرکت اور ہمارے دل کے ارادوں تک سے باخبر ہے ــــ ہم لوگوں کی نظروں سے چھپ سکتے ہیں لیکن اُس کی نظروں سے کسی وقت بھی اوجھل نہیں ہو سکتے۔ اس لئے ہر گھڑی ہمیں اُس مالک الملک سے ڈرتے رہنا اور اُسی کی یاد میں شاغل رہنا چاہیئے اور کبھی چھپ کر بھی کوئی برائی کرنے کی کوشش نہ کرنا چاہیئے۔

جامع نصیحت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک صحابیؓ نے عرض کیا کہ آپ کے بہت سے ارشادات میں نے سُنے ہیں، زبانِ نبوت سے بے شمار ہدایات کا صدور ہوتے بھی میں نے دیکھا ہے لیکن مجھے ڈر ہے کہ ساری یاد نہیں رہیں گی اس لئے آپ کوئی جامع نصیحت فرما دیں جو میرے لئے کافی ہو۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"اپنے علم اور واقفیت کی حد تک خدا سے ڈرتے رہو۔ اور تقویٰ کے ساتھ زندگی گذارو" یعنی اگر یہ ایک بات ہی تم نے یاد رکھی اور عمل کیا تو بس تمہارے لئے کافی ہے۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ جسے خوف ہو گا وہ سویرے چل پڑے گا اور جو سویرے چل پڑے گا وہ منزل پر بروقت پہنچ جائے گا۔

دوسری جگہ ارشادِ نبوی ہے ــــ آپؐ فرماتے ہیں کہ مجھے زیادہ قریب اور زیادہ پیارے وہ لوگ ہیں جو تقوےٰ میں بڑھے ہوئے ہیں۔ خواہ وہ کسی قوم یا نسل سے ہوں اور کسی بھی ملک میں رہتے ہوں۔

حاصل

یہ نکلا کہ تقویٰ شعار بروقت منزل پر پہنچ جائیں گے۔ اور جو شخص جس قدر زیادہ تقویٰ شعار و پرہیزگار ہو گا اُسی قدر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ محبوب پسندیدہ اور مقرب ہو گا۔

ہمارے حضرت رحمۃ اللہ علیہ

فرمایا کرتے تھے کہ "خوفِ خدا" اور "آخرت کا فکر" ساری نیکیوں کی جڑ ہے۔ جس شخص میں جتنا زیادہ "تقویٰ" ہو گا، اس میں اتنی ہی نیکیاں جمع ہوں گی اور اتنا ہی وہ بُرے کاموں، بُری باتوں اور گناہوں سے بچے گا۔ اور اگر تقوےٰ اور خوفِ خدا نہیں تو پھر گھی میں بھی ملاوٹ ہو گی، دودھ میں بھی پانی ملایا جائے گا، نسلِ انسانی بھی خالص نہیں رہے گی۔ اور معاشرہ میں بھی ظلم و زیادتی اور بے انصافی کا دَور دورہ ہو گا۔

پس جان لیجئے کہ خوفِ خدا ہی تمام نیکیوں کی جڑ، معاشرہ کی اصلاح کا ضامن اور تمام برائیوں کا قلع قمع کرنے کا ذریعہ ہے اور ہم صرف صفتِ "تقویٰ" کو اپنا کر کامیاب و بامراد ہو سکتے ہیں۔

آئیے! ہم اپنے دلوں میں خوفِ خدا کی آبیاری کریں اور تقویٰ شعاری و پرہیزگاری کی زندگی اختیار کر کے ساری کائنات کے لئے پیغامِ رحمت بن جائیں۔ اللہ تعالےٰ ہمارا حامی و ناصر ہو اور ہمیں تقویٰ شعار و پرہیزگار بننے کی توفیق کامل نصیب فرمائے۔ آمین یا الٰہ العالمین!

جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ العالی کا

پروگرام

یکم اکتوبر ۱۹۶۶ء صبح ۹ بجے بذریعہ خیبر میل مدرسہ عربیہ مخزن العلوم والفیوض عیدگاہ خانپور کے سالانہ اجلاس میں شرکت کے لئے عازم خانپور ہوں گے۔

(حاجی) بشیر احمد

ضرورتِ تزکیہ

وقار العلماء، والصلحاء حضرت مولانا علامہ دوست محمد صاحب قریشی نقشبندی مدظلہ نے مورخہ ۱۵، ۱۶ ستمبر ۱۹۶۶ء کو اپنے شیخ عارف باللہ حضرت مولانا عبدالمالک مدظلہ العالی کی زیر سرپرستی نقشبندی جامع مسجد وارڈ ۱ کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ میں نقشبندی اجتماع کا خصوصی اہتمام فرمایا جس میں بیشتر علمائے کرام وصوفیائے عظام اور اللہ کے ہزاروں بندوں نے شرکت فرمائی۔ ہر دو روز ذکر و فکر اور مراقبے کی مجالس کے علاوہ تزکیہ وتصوف کے عنوان پر تقاریر ہوئیں اور یوں محسوس ہوتا رہا جیسے روحانیت کے سمندر میں ایک پُرکیف اور وجد آفرین تلاطم برپا ہے۔ جس کی لہروں نے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے مجمع کو اپنے آغوش میں لے لیا ہے اور ہر شخص یاد الٰہی کے بحر ناپید اکنار میں مستغرق ہے۔ اسی روح پرور اجتماع میں حضرت علامہ دوست محمد قریشی مدظلہ نے یہ درس دیا جو ہدیہ قارئین کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ مقبول و منظور فرمائے۔ امین

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم
قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا۔ بلاشبہ کامیاب ہو گیا وہ شخص جس نے نفس کا تزکیہ کیا (حضرات) وہ لوگ جن کے دلوں میں خدا جل شانہ اور اس کے احکام کی قدر نہیں۔ حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر جن کو یقین نہیں، قرآنی وعدوں پر جن کو اعتماد نہیں وہ لوگ بسا اوقات سادہ لوح لوگوں کے سامنے بار بار ان شبہات کا اظہار کرتے ہیں کہ نہ نمازوں میں کوئی فائدہ ہے اور نہ ذکر و مراقبہ اور نہ مجاہدوں اور ریاضتوں پر کوئی ثمرہ مرتب ہوگا بس یہ چیزیں ان مخترعات میں سے ہیں۔ جن کو جوگیوں نے اختراع کیا اور مسلمان مشائخ نے اپنا لیا ورنہ نفوس کے تزکیہ سے قطعاً فائدہ نہیں ہوگا۔ سو اس کے جواب میں میں نے یہ آیت پیش کی ہے۔ پروردگار عالم نے اس سورت میں متعدد قسمیں بیان فرما کر اعلان کیا ہے قد افلح من زکھا یعنی جس طرح سورج کے لیے دھوپ چاند کے لیے سورج کے بعد روشن ہونا دن کے لیے واضح اور کھلا ہوا ہونا رات کے لیے ڈھانپ لینا آسمان کے لیے بلند اور زمین کے لیے پستی اور نفس کے لیے تسویہ لازم ہے اسی طرح جو شخص ذکر الٰہی مراقبہ مجاہدہ ریاضات شاقہ کر گیا نوافل پڑھے گا۔ اس کے لیے دنیا و آخرت میں کامیاب ہونا لازم ہے۔

یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ سورج ہو اور دھوپ نہ ہو۔ چاند ہو اور سورج کے بعد روشنی نہ ہو آسمان ہو اور بلندی میں نہ ہو زمین ہو اور پستی میں نہ ہو اسی طرح یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ انسان ہمہ وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہے اور کامیاب نہ ہو۔

اب ایک طرف انسان نما شیطانوں کے وساوس اور شبہات ہیں اور دوسری طرف قرآن ہے رحمٰن کا اعلان ہے ظاہر ہے کہ خداوندی اعلان کے مقابلے میں متوسوس انسان کے وسوسوں کی کوئی قدر و قیمت نہیں رہتی۔

فلاح ذکر کثیر سے ہے

بعض ہمارے حضرات رات دن میں صرف پندرہ بیس منٹ ذکر اللہ کر کے ہم سے پوچھتے ہیں کہ اثرات مرتب کیوں نہیں ہوئے پہلا جواب تو یہ ہے کہ ترقی اس سے زیادہ کیا ہو کہ خدا تعالےٰ نے تمہاری زبان کو اپنی یاد اور اپنے نام سے تر کر دیا اور جب لوگ نیند میں ہوتے ہیں تمہیں اپنی یاد کے لیے جگا کر خود تم سے ہم کلام ہوا تم نے اگر فرش پر خدا تعالےٰ کو یاد کیا تو اللہ تعالےٰ نے تمہیں عرش بریں پہ یاد کیا تم نے اسے اکیلا یاد کیا تو اس نے اکیلا یاد کیا۔ اگر تم نے اُنہیں جماعت میں یاد کیا تو خدا تعالےٰ نے تمہیں ملاء الا علیٰ میں یاد کیا۔ کیا خوش قسمت ہے وہ انسان جس کا ذکر بارگاہ ذوالجلال والاکرام میں ہو رہا ہے بھلا جو دنیا میں اس قدر کرم نوازیاں فرماتے ہیں وہ قیامت کے دن کہاں بھلائیں گے ان کا اعلان ہی یہی ہے۔ فَاذْكُرُوْنِیْۤ اَذْكُرْكُمْ۔ پس تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کرونگا کیا یہ کامیابی اور کامرانی نہیں تو اور کیا ہے۔

(۱) اور اگر کامیابی اصلاح نفس کا نام ہے تو بحمد اللہ ہم سے سینکڑوں بلکہ ہزاروں ایسے دیکھے جو چور ڈاکو رہزن تھے ذکر اللہ کیا اللہ والوں سے تعلق ہوا اور نیک بن گئے کل تک جو لوگوں کی عزتیں برباد کرتے تھے آج اگر ان کے سامنے کوئی بے پردہ عورت آ جائے تو آنکھیں نیچی کر لیتے ہیں۔ شرم وحیا کے اثرات ان کے چہروں پہ نمودار ہونے لگتے ہیں۔ بہت سے بے نماز نمازی بن گئے۔

حضرت خواجہ فضل علی صاحب قریشی رحؒ کے مرید

ایک مرتبہ ضلع رحیم یار خاں کے نواح میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا جانا ہوا ذکر الٰہی کی تلقین فرمائی لوگوں پہ اچھا اثر ہوا ایک ڈاکو حضرت کے پاس رہنے کی غرض سے آیا۔ مراقبے میں بیٹھا قلب پہ شیخ کی توجہ کا اثر ہوا کپکپی سی طاری ہو گئی۔ بعد از اں اختتام مراقبہ ذکر سیکھا قلب پر شیخ نے توجہ دی گھر گیا تو رونے لگا۔ سارے گھر پہ نظر کی تو حرام کے مال چوری اور ڈاکے کے مال، تیار تھا آگ لگا دی بھینیس چوری کی ہوئی ہاتھ میں لیں روتا ہوا ان کے پاس پہنچا جن کی چوری کی تھی معافیاں مانگی چوری واپس کی وہ پہنچنے تک اس کی آنکھیں پرنم رہیں بے نماز تھا متہجد بن گیا ناپاک تھا ذکر الٰہی کی برکت سے پاک بن گیا۔ لاکھوں تقریریں ایک طرف اور توجہ شیخ سے ذکر الٰہی کے پاکیزہ اثرات ایک طرف۔

بہت سے زرگروں نے زرگری کا کام اس لیے چھوڑ دیا کہ اس میں ایمانداری اور دیانتداری مفقود ہے۔ ہر روز صبح ناشتے سے پہلے ڈاڑھیاں مونڈوانے والے سنت پہ عمل کرنے لگے۔ آخر یہ ذکر الٰہی کے برکات نہیں تو اور کیا ہیں۔

(۳) اور اگر اثرات سے مراد تجلیات کا نظر آنا ہے تو اصل بات یہ ہے کہ تجلیات کا نظر آنا سلوک و تصوف کا مقصود نہیں ہے مقصود رضائے خدا۔ اتباع مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نفس کی اصلاح ہے اگر یہ تینوں چیزیں حاصل نہ ہوں تو سمجھ لیجئے کہ آپ کی زندگی برباد ہو رہی ہے۔ آپ کو چاہیئے کہ آپ ایسے شیخ سے تعلق قائم کریں جو شریعت کا عالم ہو۔ اور طریقت کا ماہر ہو نفس کی گھاتوں کو جانتا ہو روحانی امراض کا علاج کر سکتا ہو لیکن ساتھ ساتھ یہ بھی ضرور ہے کہ آپ بھی صرف پہ اکتفا نہ کریں بلکہ اس کے ارشادات پہ پوری طرح عمل کریں جب تک شیخ کی خدمت میں بار بار نہ حاضر ہو ان کی تعلیمات کا رنگ نہیں چڑھتا۔ اگر آنا جانا ہوگا تو مرشد کے طریقہ نماز کا اثر پڑ گیا ان کے اخلاق حسنہ سے متصف ہوگا۔ ان کی طرح سادگی اور عاجزی آ جائے گی۔ رفتہ رفتہ نفس سنور جائے گا اور اس کی اصلاح ہو جائے گی۔ پھر خشیۃ الٰہی کے اثرات بھی پیدا ہونے لگیں گے ہر وقت منہ سے اللہ اللہ کی آوازیں آنے لگیں گی۔ حیا و شرم کی وجہ سے نگاہیں نیچی بھی ہونے لگیں گی حقوق اللہ اور حقوق العباد بھی ادا ہونے لگیں گے۔ یہ محض اس لیے کہ قلب ذکر الٰہی سے منور ہو گیا۔

سارا دارو مدار قلب پہ ہے

یاد رکھیئے سارے وجود کا دار قلب پہ

ہے۔ دل نہ چاہے تو دماغ یاد کرنا کیا۔ آنکھیں دیکھتی نہیں۔ کان سنتے نہیں، ہاتھ اٹھتے نہیں۔ زبان بولتی نہیں، پاؤں چلتے نہیں معلوم ہوا کہ سب اعضاء قلب کے محتاج ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی

فی الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ الا وھی القلب

ترجمہ: جسم میں ایک بوٹی ہے اگر وہ ٹھیک ہوگئی تو سارا جسم ٹھیک ہوگیا اور اگر وہ فاسد ہوگئی تو سارا وجود فاسد ہوگیا۔ خبردار وہ دل ہے۔

پس جب انسان اہل دل کے پاس جاتا ہے اور وہ قلب پر توجہ کا طریقہ بتلاتے ہیں۔ اور یہ ہر وقت قلب کو متوجہ الی اللہ رکھتا ہے تو پھر دماغ کا سوچنا آنکھوں کا دیکھنا زبان کا بولنا ہاتھوں کا اٹھنا، پاؤں کا چلنا محض اللہ کی رضاء کے لئے ہوجاتا ہے اور انسان متبع سنت ہو جاتا ہے۔ اور یہی مقصود ذکر و فکر ہے۔

۴۔ نیز ذکر و فکر کرنے والے کی مثال ایک مسافر کی سی ہے۔ مسافر کا مقصد منزل مقصود تک بخیریت پہنچنا ہے۔ خواہ سڑک کے اردگرد اندھیرا ہو یا بتیاں جل رہی ہوں۔

اسی طرح اللہ والے کو چاہیئے کہ وہ ذکر اللہ میں مشغول ہوکر رضائے الٰہی حاصل کرنے کی کوشش کرے اور ہر وقت عشق الٰہی میں سرشار رہے۔

یاد رکھئے خدا تعالےٰ کی محبت کے لئے ضروری ہے کہ حضور علیہ السلام کی سنت کی اتباع کی جائے۔

محرومی کی وجہ

ایک یہ بھی ہوتی ہے کہ شیخ شیخ کامل نہیں ہوتا ہے نہ اسے تصوف کی حقیقت کی خبر ہوتی ہے اور نہ اسے شریعت سے تعلق ہوتا ہے۔ ایسے وقت میں چاہیئے کہ انسان اس بیعت کو توڑ کر کسی صاحب شریعت اور ماہر طریقت سے بیعت کا تعلق قائم کرے۔ کیونکہ جب تک پاور ہاؤس صحیح نہ ہو بلب روشن نہیں ہوگا۔ دوسری وجہ محنت کرنا ہے یا رسمی بیعت پر اکتفا کرنا ہے اس صورت میں بھی کماحقہ فائدہ نہیں ہوتا ہے۔

اور اگر مرید محنت بھی کرتا ہے۔ شیخ بھی کامل ہے تو پھر یقین کرلینا چاہیئے کہ اس کے مقسوم کی خرابی ہے اور یا اس کے تعلق میں نقص ہے آخر کیا وجہ ہے۔ کہ پاور ہاؤس سے متعلق باقی بلب تو روشن ہیں مگر صرف اس کے گھر کا چراغ ہے کہ بجھ رہا ہے۔

کیا جمع ہوکر ذکر اللہ جائز ہے

سوال کا جواب:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقعد قوم یذکرون اللہ الا حفتھم الملائکۃ وغشیتھم الرحمۃ ونزلت علیھم السکینۃ وذکرھم اللہ فیمن عندہ۔

(مسلم شریف)

ترجمہ: حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قوم جب ذکر الٰہی کے لئے بیٹھتی ہے تو ملائکہ اُن پر سایہ فگن ہوتے ہیں۔ رحمت اُن کو ڈھانپ لیتی ہے۔ سکینۃ اُن پر نازل ہوتی ہے۔ خواص ملائکہ میں اللہ تعالےٰ انہیں یاد فرماتا ہے۔

اس ارشاد سے روز روشن کی طرح معلوم معلوم ہو رہا ہے کہ ذکر الٰہی کے لئے جمع ہونا اور اللہ تعالےٰ جل شانہٗ کا ذکر کرنا باعث رحمت و برکت ہے اور فوز و فلاح کا سبب ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کا ارشاد

لا شک ان اجتماع المسلمین راغبین ذاکرین یجلب الرحمۃ والسکینۃ

ترجمہ: بلا شبہ مسلمانوں کا ذکر و فکر کے لئے جمع ہونا رغبت کرنا خدا تعالیٰ کی رحمت اور سکینت کو اپنی طرف کھینچ لاتا ہے۔

معلوم ہوا کہ ذکر الٰہی کے لئے اجتماع نہ صرف جائز ہے۔ بلکہ باعث ترقی درجات اور حصول برکات ہے۔

کیا ذکر الٰہی کے لئے مختلف بلاد سے بھی لوگوں کا جمع ہونا جائز ہے۔

سوال کا جواب بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد گرامی میں ملاحظہ فرمایئے

عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالےٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیبعثن اللہ اقواما یوم القیامۃ فی وجوھھم النور علی منابر اللؤلؤ لیسوا بانبیاء ولا شھداء فقال صفھم لنا نعرفھم قال ھم المتحابون فی اللہ من قبائل شتی و بلاد شتی یجتمعون علی ذکر اللہ یذکرونہ اخرجہ الطبرانی باسناد۔ کنز العمال۔ فضائل ذکر۔

ترجمہ: حضرت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالےٰ ایسی قوموں کو اٹھائے گا۔ جو نہ نبی ہوں گے اور نہ شہید اُن کے چہروں پر نور ہوگا اور وہ موتیوں کے ممبروں پر بیٹھے ہوئے ہوں گے۔ تو اعرابی نے کہا۔ فرمایئے وہ کیسے ہوں گے تاکہ ہم بھی اُن کو پہچان لیں فرمایا کہ وہ آپس میں خدا کی رضا کے پیش نظر محبت کرنے والے ہوں گے مختلف قبیلوں اور مختلف شہروں کے لوگ ہوں گے جو کہ محض ذکر الٰہی کے لئے جمع ہوئے ہوں گے

لیکن شرط یہ ہے کہ ذکر الٰہی کے ساتھ ساتھ انسان منہیات شرعیہ سے بھی پرہیز کرے ظاہر ہے کہ جب تک پرہیز نہ ہو۔ دوائی پورے طور پر اثر نہیں کرتی۔ اسی طرح جب تک فواحش و منکرات معاصی اور سیئات کو ترک نہ کرے گا۔ تب تک پورے طور پر فائدہ مشکل ہے۔ ترش بیر میٹھے نہیں بنیں گے جب تک ترش بیری کی خار دار ٹہنیاں کاٹ نہیں لی جائیں گی۔ خدا تعالےٰ ہم سب کو ذکر الٰہی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مجلس ذکر

حضرت مولانا محمد صابر صاحب خادم خاص حضرت شیخ التفسیرؒ بروز ہفتہ بعد نماز مغرب جامع مسجد ہیرن روڈ اکرشن نگر میں مجلس ذکر کرائیں گے۔ احباب شرکت فرمائیں۔ حافظ اقبال احمد صدیقی کرشن نگر لاہور

گمشدہ تھیلا

مدرسہ فیض العلوم علی پور ضلع مظفرگڑھ کے سالانہ جلسہ منعقدہ ۹/۱۰ ستمبر کے موقع پر میرا تھیلا چوری ہو گیا ہے۔ جس میں میری ڈائری جس پر جلسوں کی تاریخیں وغیرہ لکھی ہوئی تھیں جن صاحب کے پاس ہو مہربانی فرماکر مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر شکریہ کا موقع بخشیں۔ حافظ محمد شریف نعت خوان مدرسہ قادریہ چشتیہ منچن آباد ضلع بہاولنگر

ارشاداتِ مجالسِ ذکر

از: حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ —— مرتبہ: محمد مقبول عالم بی، اے - لاہور

۶ر اکتوبر ۱۹۴۹ء جمعرات

ذکر کے بعد خاموشی کا مقصد

بعد از ذکر و ارشاد عوام کو رخصت کر دیا اور چند خواص حضرات کو ٹھہرنے کا حکم دیا۔ اور مجھے (خاکسار مرتب کو) بھی بٹھا لیا۔ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب، چوہدری محمد حیات صاحب، خواجہ نذیر احمد صاحب، قاری محمد ابراہیم صاحب اور چند ایک دیگر احباب تھے۔ پھر فرمایا۔ میں نے گذشتہ جمعرات ذکر کے بعد خاموش بیٹھنے کا تذکرہ کیا تھا اور کہا تھا کہ اس کی حکمت خواص کو بتاؤں گا۔ سو میں تمہیں بتاتا ہوں۔ کہ اس عرصے میں ہر ایک کے دل کا ٹسٹ کرتا ہوں اور اس میں دو تین منٹ لگ جاتے ہیں۔ پھر اللہ تعالےٰ کی رحمت کو کھینچ کر لاتا ہوں اور ایک ایک کو دیتا ہوں۔ میں کسی سے غافل نہیں ہوں۔ چنانچہ آج میں نے دیکھا کہ دو حضرات جو اگرچہ ذاکر ہیں لیکن جب ٹسٹ کرنے کا وقت آیا تو میں نے انہیں سویا ہوا پایا۔ جب ان کے دلوں کو بلایا تو کوئی آواز نہ آئی جیسے کسی کو ٹیلیفون کیا جائے اور وہ سوئے ہوئے ہوں تو کوئی جواب نہیں آتا۔ اور جب رحمتِ الٰہی دینے کا وقت آیا تب بھی میں نے انہیں سویا ہوا پایا اور وہ آج محروم ہی گئے۔

۱۰ر نومبر ۱۹۴۹ء جمعرات

دل کی صفائی

اللہ تبارک و تعالیٰ نے دنیا میں ہر چیز کے صاف کرنے کے لئے علیحدہ علیحدہ اسباب مہیا فرمائے ہیں کپڑے کے لئے صابن، برتنوں کے لئے راکھ، زیورات کے لئے سرخ ریت اور کسی چیز کے لئے پٹرول اور مٹی کا تیل۔ اسی طرح دل کی میل دور کرنے کے لئے اللہ کا ذکر ہے۔ ذکر کا پروگرام ایک تو لازمی ہے، یعنی پنجوقتہ نماز ہر شاہ و گدا، امیر و غریب، مرد و زن، بچے اور بوڑھے کے لئے نماز ادا کرنا ہے اس کے علاوہ حکم ہے کہ اللہ کا ذکر کرتے رہو۔ اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ (۳ : ۱۹۱) اس لئے صوفیاء فرماتے ہیں۔ نظر بر قدم، ہوش در دم، سفر در وطن، خلوت در انجمن —— ہر قدم پر نظر رکھی جائے۔ دائیں پر اللہ بائیں پر ھُو۔ اسی طرح ہر سانس پر اللہ اور ھُو نکلے۔ اور وطن میں رہتے ہوئے اللہ کی طرف سفر جاری رہے اور بھری مجلس میں بیٹھے ہوتے بھی اللہ کے ذکر میں شاغل رہیں —— دل پر بھی میل آتی ہے جسے صاف کرنا پڑتا ہے۔ میل غفلت کی آتی ہے اللہ کے نام میں یہ برکت ہے کہ دل پاک ہو جاتا ہے۔ اور اگر میل صاف نہ کی جائے تو دل مسخ ہو جاتا ہے میل چیز کو کھا جاتی ہے، زنگار لوہے کو کھا جاتا ہے۔ دل کی ابتدائی حالت سلیم ہوتی ہے۔ مسخ بعد میں ہوتا ہے اور اللہ کے ہاں قلب سلیم ہی قبول ہوگا۔

پچھلے مہینے میں بہاولپور گیا۔ میرے ساتھ مولانا محمد علی جالندھری بھی تھے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ میرے حضرت امروٹی کو آپ نے دیکھا۔ انہوں نے بتایا۔ کہ ہاں —— کوئٹہ سے آ رہا تھا۔ ڈک سٹیشن پر اترا۔ ایک مولوی صاحب مل گئے مجھ ساتھ لے گئے۔ امروٹ گاؤں کا فاصلہ ۵ میل ہے۔ وہ مولوی صاحب رخصت لے کر تیار ہو گئے۔ میرے دل میں آیا کہ میں بھی رخصت لے لوں، اجنبی ہوں۔ اور ان کی زبان نہیں سمجھتا۔ حضرت نے میری پیٹھ پر ہاتھ رکھا اور فرمایا۔ گھبرائیے نہیں۔ یہ بھی آپ ہی کا گھر ہے —— مجھے تسلی ہو گئی۔ پھر ایک ہندو آیا اس سے گفتگو فرماتے رہے۔ میری سمجھ میں کچھ نہ آیا۔ گفتگو کے دوران میں آپ نے حدیث پڑھی۔ كلّ مولود يولد على الفطرة الخ بعد میں میں نے ایک شخص سے جو میرا واقف تھا اور پنجابی بھی بولتا تھا پوچھا کہ یہ کیا گفتگو تھی۔ اس نے بتایا کہ وہ ہندو کہتا تھا کہ ہندو پہلے ہیں اور مسلمان بعد میں۔ دلیل دیتا تھا کہ کہتے ہیں ہندو مسلمان نہ کہ مسلمان ہندو۔ حضرت اسے کہتے تھے کہ مسلمان پہلے ہیں اور ہندو بعد میں بنتے ہیں۔ اور حدیث پڑھی پھر فرمایا کہ آج کسی ہندو کے ہاں جو بچہ پیدا ہوا ہو اسے لے آؤ۔ میں تیرا کان اس کے دل پر لگا دوں گا۔ اور تو خود سن لے گا کہ وہ کلمے کا ذکر کر رہا ہوگا۔ تب وہ چپ ہو گیا۔

بقیہ: درس قرآن

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ط وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ط

یا اللہ! اس درس مقدس کو تو قبول فرما۔ یا اللہ! مجھے بھی، ان بھائیوں کو بھی عمل کی توفیق عطا فرما۔ یا اللہ! اس گھر والے بھائی پر اپنا فضل و کرم فرما۔ یا اللہ! اس درس کے لکھنے والے، چھاپنے والوں کو۔ یا اللہ! سب معاونوں کو اپنی رحمتوں سے نواز۔ اللہ! ہمارے شیخ حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کو پرنور فرما۔ یا اللہ! تمام اولیاء اللہ کو اپنی رحمتوں سے نواز۔ اللہ! ہم سب سے راضی ہو۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ وَجَمَالِ عَرْشِهٖ سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ ط مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ط بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط



مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب کا واہ کینٹ میں

درس قرآن

منعقدہ ۲۹ مئی ۱۹۶۶ء

مرتبہ محمد عثمان غنی

سورہ مائدہ - پارہ ع۶ - رکوع ع۱، آیت ۱ تا ۴

گذشتہ سے پیوستہ

کل رات کو ایک حدیث گذری کیمبلپور کے درس حدیث میں۔ حضرت معاویہؓ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں۔ مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ ط (متفقٌ علیہ) یعنی بخاری و مسلم دونو کی متفقٌ علیہ حدیث ہے۔ پہلا نمبر قرآن کا میرے بھائی! —— (اللہ تعالےٰ سمجھ نصیب فرمائے) پہلا نمبر ہدایت کا مسلمان کے لئے قرآن کریم۔ دوسرے نمبر پر وہ حدیثیں ہیں جو بخاری و مسلم میں آئی ہیں ان کو کہا جاتا ہے متفقٌ علیہ —— وہ حدیثیں جن پر اتفاق کیا ہے امام بخاری اور امام مسلم نے۔

چودہ سو سال تک کسی شخص کو یہ جرأت نہیں ہوئی کہ وہ کہہ سکے بخاری (نعوذ باللہ) "لغو" ہے یا بخاری کو جلا دیا جائے۔ آج اس پاکستان میں بعض ایسے دریدہ دہن ہیں جو یہ لکھتے ہوئے نہیں شرماتے کہ "جی چاہتا ہے کہ بخاری کو جلا دیں" —— یہ آج سے تقریباً دو مہینے کے اندر مضمون شائع ہوا ہے ایک شخص کا —— اُس نے کہا ہے کہ مَیں چاہتا ہوں کہ بخاری کو جلا دوں —— او بدبخت! تُو جل جائے گا بخاری نہیں جلے گی۔ بخاری کو جلانے والا کون؟ بخاری کبھی نہیں جلے گی۔ جس نے جناب محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اتنی خدمت کی وہ جل سکتی ہے؟ امام بخاریؒ کے متعلق ہے۔ آپ نے دیکھا بچپن میں، آپ نے خواب میں دیکھا نبی کریم تشریف فرما ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور آپ کے بدن پر مکھیاں بیٹھنا چاہتی ہیں اور امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ میرے پاس پنکھا تھا میں پنکھے کے ساتھ جھل رہا ہوں تاکہ کوئی مکھی بیٹھنے نہ پائے امام الانبیاءؑ کے بدن پر —— جب خواب سے بیدار ہوا تو اس زمانے کے بہت بڑے عالم دین کے پاس گیا اور عرض کیا کہ مَیں نے خواب میں یوں دیکھا ہے۔ انہوں نے فرمایا۔ تجھے مبارک ہو۔ اے محمد عبداللہ! تجھے مبارک ہو، اللہ تعالےٰ تجھ سے وہ کام لے گا کہ جو لوگ محمد رسولؐ اللہ کے دین پر اعتراض کریں گے تو ان اعتراضوں کا جواب دے گا —— امام بخاریؒ نے بخاری مرتّب کی۔ سولہ سال تک مدینہ منوّرہ میں بیٹھے، بخاری کو مرتّب کیا۔ لاکھوں حدیثوں کا انتخاب کیا، ہر حدیث لکھنے سے پہلے غسل کیا۔ دو رکعت نماز استخارہ پڑھی، قواعد و ضوابط کا لحاظ کیا، تب جا کہ بخاری کو مرتّب کیا۔ اور آج بعض گستاخ یہ کہتے ہیں کہ دل چاہتا ہے کہ بخاری کو جلا دیں؟ —— تم جل جاؤ گے، بخاری کبھی نہیں جل سکتی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنے قصبے میں پہنچے بخارا میں —— اس زمانے میں جو خان تھا بخارا کا، اس نے کہا کہ میرے بیٹے کو گھر پڑھا کر جایا کریں۔ فرمایا تیرا بیٹا پڑھنا چاہتا ہے تو مسجد میں آ جایا کرے۔ وہاں سے نکلے (میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں) خارتنگ تشریف لائے، خارتنگ میں آپ کی وفات ہوئی۔ نوّے ہزار انسانوں کو سنایا ہے امام بخاریؒ نے محمد رسول اللہ کا قول (صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم)۔

مَیں عرض یہ کر رہا تھا کہ ہم اس بات کو مانتے ہیں میرے دوستو اور بزرگو! کہ انسان کی موت کے بعد جو کچھ واقعات ہیں وہ واقعات بالکل برحق ہیں۔ ہمارا اس پر ایمان ہے اور اسی ضمن میں مَیں نے آپ کے سامنے ایک حدیث پیش کی —— حضرت معاویہؓ کی روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ نبی کریم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا۔ مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا، یُفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ ط (متفقٌ علیہ) جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں اُسے کیا دیتے ہیں؟ کار؟ بنگلہ؟ کوٹھی؟ دولت؟ بیٹے؟ مربّعے؟ جاگیریں؟ —— نہیں۔ فرمایا۔ نہیں نہیں —— یہ تو اوروں کو بھی دے دیتے ہیں۔ یُفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ۔ اس کو اللہ دین کی سمجھ عطا کر دیتے ہیں۔ جن پر اللہ مہربانی کرنا چاہیں ان کو دین کی سمجھ عطا کر دیتے ہیں۔ ہم نے کیا مہربانی کا معیار بنایا؟ آج یہ عام رواج ہو چکا ہے "فلاں آدمی پر خدا بڑا راضی ہے" "ارے کیسے راضی ہے؟ تجھے کیا خبر کہ راضی ہے؟" اس کی کوٹھی بن رہی ہے۔ آہا ہا کوٹھی بن رہی ہے" "ارے اس کی اگلی کوٹھی کا کیا حال ہے؟ یہ کوٹھی تو رہ جائیگی یہیں پر۔ یہ لینٹر وینٹر سب رہ جائینگے، اگلی کوٹھی کو دیکھو وہاں کیا بن رہا ہے؟"

أَلَا یَا سَاکِنَ قَصْرِ الْمُعَلّٰی
سَتُدْفَنُ عَنْ قَرِیْبٍ فِی التُّرَابِ
لَنَا مَلَکٌ یُّنَادِیْ کُلَّ یَوْمٍ
لِدُوْا لِلْمَوْتِ وَابْنُوْا لِلْخَرَابِ

او بڑے بڑے اونچے محلوں میں رہنے والے! سَتُدْفَنُ عَنْ قَرِیْبٍ فِی التُّرَابِ تو مٹی میں جلد ہی دفن ہو جائے گا۔ تیری قبر کا نشان بھی دنیا سے مٹ جائے گا۔

لَنَا مَلَکٌ یُّنَادِیْ کُلَّ یَوْمٍ
لِدُوْا لِلْمَوْتِ وَابْنُوْا لِلْخَرَابِ

ہمارا ایک فرشتہ روزانہ اعلان کرتا ہے کہ تم تو موت ہی کے لئے پیدا ہوئے ہو؟ تمہاری پیدائش ہی تمہاری موت کا اعلان ہے۔

مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ (اگلے زمانے کے شعراء جو تھے وہ بھی اللہ والے تھے) مولانا جامی بھی شاعر تھے، حضرت جلال الدین رومی بھی شاعر تھے، حافظ شیرازی بھی

شاعر تھے۔ مصلح الدین سعدی بھی شاعر تھے۔ لیکن ان کے شعروں سے کیا پھیلا؟ میرے دوستو، میرے بزرگو! اللہ کا دین پھیلا —— آج ہمارے شعراء کیا پھیلا رہے ہیں؟ کفر پھیلا رہے ہیں۔ (الّا ماشاء اللہ، اچھے بھی ہیں۔ اکثریت ان کی ہے جو اللہ کے ساتھ مذاق، دین کے ساتھ مذاق کرتے ہیں — ہمارے مشاعروں میں کیا ہوتا ہے؟ لچر قسم کے اشعار بچیوں کو سناتے جاتے ہیں۔ اب تو مشاعرے بھی مخلوط ہیں۔ لڑکا بھی شعر پڑھتا ہے لڑکی بھی پڑھتی ہے۔ مخلوط اور پھر چیرنگ ہوتی ہے۔ تالیاں بجاؤ کہ قوم کی بیٹی کو سٹیج پر لاکر ننگا کر دیا۔ جس کے متعلق حکم ہے کہ جب میت قبر میں اتارو تب بھی پردے پکڑو، بچی کی لاش ننگی نہ ہو جائے، کفن میں ننگی نہ ہو جائے، آج ہم نے سٹیجوں پر اپنی بچیوں کو ننگا کر دیا اور پھر تالیاں بجاتے ہیں ہم (اللہ ہم کو حیا نصیب فرمائے، اللہ ہم کو شرم نصیب فرمائے، اللہ ان ماں باپ کو بھی شرم نصیب فرمائے جو اپنی بیٹی کو بے غیرت کر رہے ہیں، وہ یہ سمجھ لیں کہ ہم عذابِ الٰہی کا نشانہ ہو چکے ہیں)

میں مولانا جامیؒ کے متعلق عرض کر رہا تھا۔ انہوں نے یوسف زلیخا کا قصہ لکھا ہے۔ مشہور کتاب ہے لیکن اس کا ادب سارا ہی ادب ہے، سارا ہی دین ہے اس میں بہت سی باتیں ہیں۔ شروع میں جو مقدمہ لکھا ہے اُس میں سے میں ایک شعر عرض کرتا ہوں ؎

دِلا تا کے دریں کاخِ مجازی
کُنی مانندِ طفلاں خاکبازی

دلا — او میرے دل! تا کے دریں کاخِ مجازی، کب تک اس مجازی جھونپڑی میں — (یہ تو مجازی جھونپڑی ہے) کُنی مانندِ طفلاں خاک بازی — تو بچوں کی طرح مٹی کے ساتھ کھیل رہا ہے۔ یہ تو مٹی کے جھونپڑے ہیں۔ تیری قبر تو وہ ہے جس میں تو نے ہمیشہ رہنا ہے۔ وہ اقبال کا شعر ہے ؎

میں ناخوش و بیزار ہوں مرمر کی سِلوں سے
میرے لئے مٹی کا حرم اور بنا دو

ہم یہ کہتے ہیں کہ لنٹر پڑ جائے یہ پکی کوٹھی بن جائے — اللہ بڑا راضی ہے — کاریں ہیں، ہوائی جہاز ہیں، موٹریں ہیں، کھانے پینے کے سونے چاندی کے برتن ہیں — خدا بڑا راضی ہے — "ارے نماز پڑھتا ہے؟" "نماز تو اس کے بڑے کو بھی نہیں آتی" — "زکوٰۃ دیتا ہے؟" — "سود کھاتا ہے زکوٰۃ کہاں دیتا ہے" — "حج کیا ہے؟" "نہیں جی تین چار دفعہ لنڈن گیا ہے، امریکہ گیا ہے، ٹور لگایا ہے۔" (خانے کعبے خدا نہیں چھوڑتا اس کو) — تو خدا راضی ہے کہ ناراض ہے ——؟ ناراض ہے ——

امان اللہ خاں بیچارا یہاں سے جب نکالا گیا (اللہ اس کو بخشے، ہمارا مسلمان بھائی تھا) وہ جب یہاں سے نکالا گیا، اٹلی پہنچا تو پھر وہاں خیال آیا کہ (اوہو حج کرنا چاہیئے — جب امان اللہ خاں صاحب ملکہ ثریا کے ساتھ گئے تھے سرکاری ٹور پہ ۱۹۲۵ء میں، یہ حج کا زمانہ تھا — خدا کے ساتھ مت چھیڑو، خدا کی بغاوت نہ کرو۔ خدا کے مقابلے میں مت آؤ، پس جاؤ گے، ہڈیاں رگڑ دی جائیں گی یاد رکھو، خدا کے عذاب سے بچو —— اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ؕ وہ پکڑے کوئی بھی نہیں چھڑا سکتا۔ تم نے کیا سمجھ رکھا ہے خدا کو، محمد رسولؐ اللہ کو اور خدا کے دین کو؟

امان اللہ خاں گذرے وہاں سے حج کا زمانہ تھا، چلے گئے پیرس اور کہاں کہاں کا چکر لگایا، واپس آئے۔ اللہ تعالےٰ نے فیصلہ کر دیا تھا، یہ امان اللہ اس تخت کا مالک رہنے کا مستحق نہیں ہے۔ نکال دیا۔ پہنچا اٹلی، اٹلی میں بیچارا مرا (اللہ اس کو جنت نصیب فرمائے، ہمارا مسلمان بھائی تھا —— میں ایک بات عرض کر رہا ہوں) حج کو آیا اٹلی سے، خانے کعبے کا طواف کر رہا تھا ایک کابلی نے پہچان لیا یہ تو بادشاہ ہے جس کا سکہ چلتا تھا، جس کے جھنڈے بلند تھے، جس کو توپوں کی سلامی ہوتی تھی۔ خانے کعبے کا دروازہ پکڑ کے رو رہا تھا —— خوش نصیب تھا کہ توبہ تو قبول ہو گئی۔

امان اللہ خاں خانے کعبے کا طواف کر رہا ہے، توبہ کر رہا ہے، رو رہا ہے — وہ کابلی پوچھتا ہے، "کیوں روتا ہے؟ تخت کے لئے روتا ہے؟ حکومت کے لئے؟" مگر بادشاہوں کے جواب بھی بادشاہوں کے ہوتے ہیں۔ عرض کرتا ہے "نہیں میرے بھائی! میں نے حکومت کیا کرنی ہے، میں تو اللہ تعالےٰ کے حرم کے پردے کو پکڑ کر رو رو کر خدا سے پوچھتا ہوں اے میرے اللہ! امان اللہ کی گستاخی کی سزا پوری ہو چکی ہے یا اور بھی باقی ہے؟" ؎

ملے خاک میں اہلِ شاں کیسے کیسے
مکیں ہو گئے بے مکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے
زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے

تو مولانا جامیؒ نے کہا ؎

دِلا تا کے دریں کاخِ مجازی
کُنی مانندِ طفلاں خاک بازی

آج ہمارے دل ان چیزوں میں آکر پھنس گئے ہیں اور حضورؐ کیا فرماتے ہیں؟ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ ؕ جس سے اللہ تعالےٰ نیکی کا برتاؤ کرنا چاہتا ہے جس پر خدا رحمتیں نازل کرنا چاہے، اُس کو دین کی سمجھ دے دیتے ہیں اور میں آپ کو بشارت دیتا ہوں۔ الحمد للہ آپ بھی اُسی زمرے میں ہیں۔ اور میں بھی آپ کی دعا سے ہو سکتا ہے اسی زمرے میں ہو جاؤں۔ آپ کو یہاں کون کھینچ کر لایا؟ کوئی طاقت تھی میرے بھائی عثمان غنی کے پاس؟ حاجی خوشی محمد صاحب کے پاس کوئی طاقت ہے؟ آپ کیوں یہاں تشریف لائے؟ اپنے اپنے آرام کا وقت چھوڑا، اس گرمی میں آپ دوست آئے، کچھ دوست کیمبلپور سے بھی آئے ہیں، راولپنڈی سے بھی آئے ہیں، ایک دوست مری سے آئے ہیں اور بھی دوست آئے ہوں گے — آپ کو کون سی چیز لائی ہے میرے بھائیو! قرآن کی محبت لائی۔ تم خوش نصیب ہو۔ خدا نے تم پر بہت فضل و کرم کیا۔ اللہ تعالیٰ اس فضل و کرم کو باقی رکھے۔ اللہ اس میں برکت پیدا کرے اور اللہ تعالیٰ تمہیں اور مجھے ریاکاری سے بچائے۔ اس

لئے فرمایا کہ مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نیکی کا ارادہ کرنا چاہتے ہیں یُفَقِّهْهُ فِی الدِّیْنِ اُس کو دین کی سمجھ عطا کر دیتے ہیں وَ اِنَّمَآ اَنَا قَاسِمٌ اللّٰہُ یُعْطِیْ ۔ اور میں تو دینے والا ہوں، بانٹنے والا ہوں، عطا کرنے والا اللہ تعالےٰ ہے ۔ یہ واقعہ ہے ۔ میں بانٹنے والا ہوں، دینے والا اللہ تعالیٰ ہے ۔ اللہ ناراض ہو گیا تو وہ دے گا نہیں تو محمدؐ کیا تقسیم کرے گا؟ میں ناراض ہو گیا تو بانٹوں گا نہیں، تمہیں کیا ملے گا؟ دونوں پر قبضہ رکھو ۔ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰہُ کو بھی قابو رکھو اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ کو بھی قابو رکھو ۔ دینے والا بھی خوش ہو اور بانٹنے والا بھی خوش ہو ۔ اور تمہاری جھولیوں کو تمہاری مرادوں سے پُر کر دے ۔

میرے دوست! ان باتوں کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ ہم دیندار ہو جائیں گے تو کیا ہم دنیا چھوڑ دیں گے؟ یہ کسی نے ہمارے ذہن میں وہم ڈال دیا ۔ ہم دنیا دار ہو کر بھی دیندار ہو سکتے ہیں ۔ شمس الدین التمشؒ آپ دوست جانتے ہی ہوں گے، خاندانِ غلاماں کا بہت بڑا بادشاہ ہے ۔ شمس الدین التمشؒ جو ہندوستان کا مطلق العنان بادشاہ تھا ۔ خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کا زمانہ ہے ۔ بڑے اونچے لوگ یہ بھی گذرے ہیں شمس الدین التمشؒ نے کتنی بار خواہش کی کہ میں حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ سے ملوں ۔ آپ نے ہمیشہ انکار کیا کہ نہیں فقیر کے پاس کیا ہے، یہاں میرے پاس نہ آئے ۔ آخر بات یہ ہوئی قطب الدین بختیار کاکیؒ کی موت واقع ہو گئی ۔ آپؒ فوت ہو گئے تو آپ نے مرنے سے پہلے ایک وصیت کی تھی کہ میری نمازِ جنازہ وہ انسان پڑھائے جس نے ساری عمر عصر کی سنتیں نہ چھوڑی ہوں ۔ ہم تو فرضوں کو بھی نہیں پڑھتے ۔ جس نے عصر کی سنتیں نہ چھوڑی ہوں، میری نماز جنازہ وہ پڑھائے ۔ اور یہ شرطیں اس طرح سے بادشاہ لگایا کرتے تھے اور اولیاء بھی لگایا کرتے تھے ۔ جب شاہجہان نے دلی کی جامع مسجد بنانے کا ارادہ کیا، علماء اور صلحاء سب اکٹھے تھے ۔ یہ ہمارے سامنے بادشاہوں کو غلط پیش کیا انگریزوں نے ۔ شاہجہانی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا جا رہا ہے تو آپ اندازہ لگائیں کتنے لوگ اکٹھے ہوں گے ۔ شاہجہان نے اعلان کروایا کہ اس مسجد کا سنگِ بنیاد وہ رکھے جس نے بالغ ہونے کے بعد کبھی تہجد کی نماز نہ چھوڑی ہو ۔ ہاں ۔ مذاق تھوڑا ہی ہے؟ گلاسوں سے گلاس ٹکراتے رہتے ہیں ۔ اس جامع مسجد کا سنگِ بنیاد وہ رکھے جس نے جوان ہونے کے بعد کبھی تہجد کی نماز نہ چھوڑی ہو ۔ میں خدا کے گھر کی بنیاد رکھا رہا ہوں تاکہ برکت پیدا ہو ۔ کون بولے؟ علماء و صلحاء سارے موجود ۔ کسی کی ہمّت نہیں کہ شرط کے ساتھ یہ بات کہہ سکے ۔ بڑی دیر لگی ۔ شاہجہان نے پوچھا کسی کو بلاؤ ۔ عرض کی جی کوئی شخص سامنے آتا ہی نہیں، اس شرط پر پورا ہی نہیں اترتا ۔ شاہجہان خود آگے بڑھا اور کہنے لگا "خدا کی قسم کھا کے کہتا ہوں کہ میں نے بالغ ہونے کے بعد آج تک تہجد کی نماز نہیں چھوڑی ۔ دلی کی شہنشاہی مسجد کا سنگِ بنیاد کس نے رکھا ہے؟ شاہجہان رحمۃ اللہ علیہ نے خود رکھا ہے ۔ کون کہتا ہے دنیا کو چھوڑ دو؟ دنیا بھی رکھو، دین بھی رکھو ۔ خدا کو بھی تو راضی رکھو جس کے قبضے میں سب کچھ ہے ۔ وہ چاہے تو منٹوں میں فنا کر دے وہ چاہے تو منٹوں میں آباد کر دے ۔

تو شاہوں کو گدا کر دے گدا کو بادشاہ کر دے
اشارہ تیرا کافی ہے بڑھانے میں گھٹانے میں

وہاں کس چیز کی دیر ہے؟

بھائی! ہم خدا کے باغی کیوں ہو بیٹھے ہیں؟ خدا سے ہم کو کیوں پیار نہیں ہوتا؟ (اللہ مجھے بھی اور آپ کو بھی پیار نصیب فرمائے تاکہ ہم اپنے خالق کے ساتھ جُڑ جائیں)

تو التمش آیا جنازہ پڑھنے کے لئے ۔ وہ پچھلی صف میں کھڑا ہو گیا ۔ بادشاہ تھا ۔ کہ میں دنیادار ہوں، اگلی صفوں میں بڑے بڑے علماء، صلحاء، زہاد، صوفی، مفتی، قاضی ۔ جنازے میں دیر ہے؟ التمش پوچھتا ہے ۔ کیا بات ہے؟ بتایا گیا کہ حضرتؒ کی وصیت تھی کہ میری نمازِ جنازہ وہ پڑھائے جس نے کبھی عصر کی سنتیں نہ چھوڑی ہوں ۔ تو پوچھا التمش نے "کوئی نہیں ملتا؟" "جی کوئی نہیں ملتا جو اس شرط پر پورا اُترے ۔" ولی کا جنازہ ہے کوئی مذاق تھوڑا ہی ہے ۔ التمش آگے بڑھا ۔ کہتا ہے "خدا کے فضل و کرم سے شمس الدین وہ شخص ہے کہ آج تک عصر کی سنتیں نہیں چھوڑیں ۔ قطب الدین بختیار کاکیؒ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟ شمس الدین التمش نے پڑھائی ۔ کون کہتا ہے دنیا کو چھوڑ دو؟ ہمیں تو سبق دیا گیا ہے ۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ط ہم تو اس کے قائل ہیں کہ ہم ہیں دنیا بھی ہو، قیامت بھی ہو لیکن افسوس ہے کہ آج مسلمان نے دنیا کو لے لیا ۔ قیامت کو چھوڑ دیا ۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے ۔

اس آخری آیت کا میں ترجمہ کر دیتا ہوں ۔ بات لمبی ہو گئی ۔ پھر تفسیر کروں گا ۔ ایک ہی آیت ہوئی ہے آج، بلکہ پونی ہی آیت ۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا ۔ اے یقین والو! اے ایمان والو! اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۵ اللہ کے ساتھ، اللہ کے بندوں کے ساتھ کئے ہوئے عہدوں کو پورا کرو ۔ اُحِلَّتْ لَكُمْ حلال کر دئے گئے تمہارے لئے ۔ بَهِیْمَةُ الْاَنْعَامِ ۔ چرنے والے چارپائے ۔ اِلَّا مَا یُتْلٰى عَلَیْكُمْ ۔ مگر وہ جو ابھی تم پر پڑھے جائیں گے غَیْرَ مُحِلِّی الصَّیْدِ وَ اَنْتُمْ حُرُمٌ ط اس حال میں کہ تم حلال نہ سمجھو شکار کو جب تم محرم ہو ۔ اور باقی حجت بازی مت کرو ۔ اِنَّ اللّٰہَ یَحْكُمُ مَا یُرِیْدُ ۵ اللہ حکم دیتا ہے جو چاہتا ہے ۔ تم بندے ہو، تم اللہ نہیں ہو، تم معبود نہیں ہو ۔ معبود کا اور مولیٰ کا کام ہے جو حکم دے اس کی مرضی ۔ تمہارا کام کیا ہے؟ اللہ کی بات کو ماننا ۔ اللہ تعالےٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے ۔

(باقی صفحہ ۹ پر)

حاجی کمال الدین - محمود بوٹی، لاہور

اخلاقِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

گذشتہ سے پیوستہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عدل و رحم کا یہ حال تھا کہ اگر دو شخصوں کے درمیان جھگڑا ہوتا تو عدل فرماتے اور اگر کسی شخص کا نفس مبارک کے ساتھ کوئی معاملہ ہوتا تو رحم فرماتے۔

فاطمہ نام ایک عورت نے مکہ میں چوری کی۔ لوگوں نے اسامہؓ جو آنحضرتؐ کو بہت پیارے تھے سفارش کرائی۔ حضورؐ نے فرمایا کیا تم حدود الٰہی میں سفارش کرتے ہو۔ سنو، اگر فاطمہ بنت محمدؐ بھی ایسا کرتی تو میں حد جاری کرتا۔ (صحیح بخاری عن عائشہؓ)

سوادؓ بن عمر کہتے ہیں کہ وہ ایک روز حضورؐ کے سامنے رنگین کپڑا پہن کر گئے۔ حضورؐ نے خط خط فرمایا۔ اور چھڑی سے ان کے شکم میں ٹھوکا بھی دیا۔ میں نے کہا۔ یا رسولؐ اللہ! میں تو قصاص لوں گا۔ آنحضرتؐ نے جھٹ اپنا شکم برہنہ کر کے میرے سامنے کر دیا۔ (شفا قاضی عیاض ص۳۱)

مکہ میں سخت قحط پڑا۔ یہاں تک کہ لوگوں نے مردار اور ہڈیاں بھی کھانی شروع کر دیں۔ ابو سفیان جو ان دنوں دشمن تھا حضورؐ کی خدمت میں آیا۔ عرض کیا۔ محمدؐ! آپ تو لوگوں کو صلہ رحمی اور حسن سلوک کی تعلیم دیا کرتے ہیں۔ دیکھئے۔ آپ کی قوم ہلاک ہو رہی ہے خدا سے دعا کیجئے۔ حضورؐ نے دعا فرمائی اور خوب ہی بارش ہوئی۔

ثمامہؓ بن اثال نے نجد سے مکہ کو جانے والا غلہ بند کر دیا اس لئے کہ اہل مکہ آنحضرتؐ کے دشمن ہیں۔ آنحضرتؐ نے ایسا کرنے سے منع فرما دیا۔

حدیبیہ کے میدان میں حضورؐ مسلمانوں کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔ ستر اسی آدمی چپکے سے کوہِ تنعیم سے اُترے۔ تاکہ مسلمانوں کو نماز پڑھتے ہوئے قتل کر دیں۔ یہ سب گرفتار ہو گئے اور حضورؐ نے ان کو بلا کسی فدیہ یا سزا کے آزاد فرما دیا۔ (بخاری عن ابن مسعودؓ)

سائل کو کبھی رد نہ فرماتے۔ زبانِ مبارک پر حرفِ انکار نہ لاتے۔ اگر کچھ بھی دینے کو پاس نہ ہوتا تو سائل سے عذر کرتے گویا کوئی شخص معافی چاہتا ہے۔

ایک شخص نے آکر حضورؐ سے کچھ سوال کیا۔ فرمایا۔ میرے پاس تو اس وقت کچھ ہے نہیں تم میرے نام پر قرض لے لو میں پھر اُسے اتار دوں گا۔ عمر فاروقؓ نے کہا۔ کہ خدا نے آپ کو یہ تکلیف نہیں دی کہ قدرت سے بڑھ کر کام کریں۔ حضورؐ یہ سن کر چپ سے رہ گئے۔ ایک انصاری نے پاس سے کہہ دیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوب دیجئے۔ رب العرش مالک ہے تنگدستی کا کیا ڈر ہے۔ حضورؐ ہنس پڑے۔ چہرہ مبارک پر خوشی کے آثار آشکارا ہو گئے۔ فرمایا۔ ہاں۔ مجھے یہی حکم ملا ہے۔ (شفاء ص۵۰ بحوالہ شمائل ترمذی)

ایک بار ایک سائل کو آدھا وسق غلہ قرض لے کر دلایا۔ قرضخواہ تقاضا کے لئے آیا۔ نبی صلعم نے فرمایا۔ اسے ایک وسق غلہ دے دو آدھا تو قرض کا ہے آدھا ہماری طرف سے جود و سخا کا ہے (شفاء ص۵۱ عن ابی ہریرہؓ)

حضورؐ فرمایا کرتے۔ اگر کوئی شخص مقروض مر جائے اور مال باقی نہ چھوڑے تو ہم اُسے ادا کریں گے۔ اور اگر کوئی مال چھوڑ کر مرے تو وہ حق وارثوں کا ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الفرائض عن ابی ہریرہؓ)

ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ پردہ نشین لڑکی سے بڑھ کر حضورؐ میں حیا تھی۔ (صحیح بخاری عن ابی سعیدؓ)

جب کوئی ایسی بات حضورؐ کے سامنے کی جاتی جس سے حضورؐ کو کراہت ہوتی تو چہرہ مبارک سے فوراً معلوم ہو جاتا تھا۔

عائشہؓ کا بیان ہے کہ اگر کسی شخص کی کوئی حرکت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہ آتی تو اس کا نام لے کر منع نہ فرماتے بلکہ عام الفاظ میں اس حرکت و فعل کی نہی فرما دیتے۔ (شفاء ص۵۲ رواہ ابوداؤد)

عادات و معاملات میں اپنی جان پر تکلیف اٹھا لیتے مگر دوسرے شخص کو از راہِ شرم کام کرنے کو نہ فرماتے۔

جب کوئی عذر خواہ سامنے آکر معافی کا طالب ہوتا تو آنحضرتؐ شرم سے گردن مبارک جھکا لیتے (ترمذی فی الشمائل و شفاء ص۵۲)

عائشہؓ کا قول ہے کہ میں نے حضورؐ کی برہنگی کو کبھی نہیں دیکھا۔

زید بن سعنہ ایک یہودی تھا۔ حضورؐ کو اس کا قرضہ دینا تھا۔ وہ ایک روز آیا۔ آتے ہی چادر آپ کے شانہ سے اتار لی۔ جسم کے کپڑے پکڑ لئے اور لڑنے لگا۔ کہ عبدالمطلب والے بڑے نادہندہ ہوتے ہیں۔ عمر فاروقؓ نے اُسے سختی سے جھڑک دیا۔ حضورؐ ہنس پڑے۔ فرمایا۔ عمرؓ تمہیں لازم تھا کہ میرے ساتھ اور اس کے ساتھ اور طرح برتاؤ کرتے مجھے حُسنِ ادائیگی کے لئے کہتے اور اسے حسن تقاضا سکھاتے۔ پھر زیدؓ کی جانب حضورؐ مخاطب ہوتے۔ فرمایا۔ ابھی تو وعدہ میں تین دن باقی ہیں۔ پھر عمرؓ سے فرمایا۔ اس کا قرض ادا کر دو۔ بیس صاع زیادہ بھی دینا۔ کیونکہ تم نے اسے دھمکایا اور ڈرایا بھی تھا۔ (شفاء عیاض ص۴۸ رواہ البیہقی۔ اس کے بعد زید مسلمان ہو گیا)

ایک اعرابی آیا۔ اس نے زور سے آنحضرتؐ کی چادر کو جو موٹے کنارہ کی تھی جھٹکا دیا۔ وہ کنارہ حضورؐ کی گردن میں گڑ گیا اور نشان پڑ گیا۔ اعرابی نے اب زبان سے یہ کہا۔ محمدؐ! یہ مال خدا جو تمہارے پاس ہے نہ تیرا ہے اور نہ تیرے باپ کا

ہے۔ اس میں سے ایک بارِ شتر مجھے بھی دلاؤ۔۔۔ حضورؐ نے ذرا خاموشی کے بعد فرمایا۔ مال بے شک خدا کا ہے اور میں اس کا غلام ہوں۔۔۔ بالآخر حکم فرمایا کہ ایک بارِ شتر جَو اور ایک بارِ شتر کھجوریں اسے دی جائیں۔۔ (صحیحین عن انس و شفا صفحہ ۴۸)

طائف پر آنحضرتؐ وعظ اور تبلیغ کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ وہاں کے باشندوں نے حضورؐ پر کیچڑ پھینکی، آوازے لگائے، اتنے پتھر مارے کہ حضورؐ لہو سے تر بہ تر اور بے ہوش ہو گئے۔ پھر بھی یہی فرمایا۔ کہ میں ان لوگوں کی ہلاکت نہیں چاہتا۔ کیونکہ اگر یہ ایمان نہیں لائے تو امید ہے کہ ان کی اولاد مسلمان ہو جائیگی۔ (صحیح بخاری)

عائشہ طیبہؓ کا بیان ہے کہ حضورؐ نے اپنی ذات مبارک کی بابت کسی سے انتقام نہیں لیا۔

جنگِ احد میں کافروں نے حضورؐ کے دانت توڑے، سر پھوڑا۔ حضورؐ ایک غار میں بھی گر گئے تھے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ ان پر بد دعا فرمائیے۔ فرمایا۔ میں لعنت کرنے کے لئے نبی نہیں بنایا گیا۔ خدا نے مجھے لوگوں کو اپنی بارگاہ میں بلانے کے لئے بھیجا ہے۔ اس کے بعد یہ دعا فرمائی۔ "اے اللہ! میری قوم کو ہدایت فرما۔ وہ مجھے نہیں جانتے ہیں۔ (شفاء عیاض صفحہ ۴۸)

ایک درخت کے نیچے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے۔ تلوار شاخ سے آویزاں کر دی۔ غورث بن الحارث آیا۔ تلوار نکال کر حضورؐ کو گستاخانہ جگایا۔ بولو! اب تم کو کون بچائے گا۔ فرمایا۔ اللہ۔۔۔ وہ چکر کھا کر گر پڑا۔ حضورؐ نے تلوار اٹھا لی۔ فرمایا۔ اب تجھے کون بچا سکتا ہے۔ وہ حیران ہو گیا۔ فرمایا۔ جاؤ۔ میں بدلہ نہیں لیا کرتا۔

(صحیح بخاری و شفاء صفحہ ۴۷)

ہبار نے حضورؐ کی بیٹی زینبؓ کے نیزہ مارا۔ وہ ہودج سے نیچے گر گئیں اور حمل ساقط ہو گیا تھا۔ اور بالآخر یہی صدمہ اُن کی موت کا باعث ہوا۔ ہبار نے عفو کی التجا کی اور اُسے معاف فرمایا۔

فرمایا۔ زمانۂ جاہلیت سے لے کر جن باتوں پر قبائل میں باہمی جنگ و جدل چلا آتا ہے میں سب کو معدوم کرتا ہوں اور سب سے پہلے اپنے خاندان کے خون کا دعویٰ اور اپنے چچا کے رقومِ قرضہ کو معاف کرتا ہوں۔

جانی دشمن بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کے قائل تھے۔ صادق و امین بچپن ہی سے حضورؐ کا خطاب پڑ گیا تھا۔ انہی اوصاف کی وجہ سے قبل از نبوت بھی لوگ اپنے مقدمات کو فیصلے کے لئے حضورؐ کے پاس لایا کرتے تھے۔ (شفاء صفحہ ۴۹)

ایک روز ابوجہل نے کہا۔ محمدؐ! میں تجھے جھوٹا نہیں سمجھتا۔ لیکن تیری تعلیم پر میرا دل ہی نہیں ٹھیرتا۔ (شفاء صفحہ ۴۹)

شب ہجرت کو کفار نے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا مشورہ اور اتفاق کیا تھا۔ اور حضورؐ نے پیارے بھائی علی رضؓ کو اس کے لئے پیچھے چھوڑا کہ اُن کی امانتوں کو ادا کر کے آنا۔



— قسط اول —

روح القرآن

صفاتِ باری تعالیٰ * ازروئے قرآن *

مرتبہ: عبد الرحمٰن لدھیانوی، شیخوپورہ

(۱) خدا تعالیٰ ایک ہے (۲) خدا تعالےٰ ہی عبادت اور بندگی کے لائق ہے۔ اور اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ (۳) اُس کا کوئی شریک نہیں (۴) وہ ہر بات کو جانتا ہے کوئی چیز اُس سے پوشیدہ نہیں۔ (۵) وہ بڑی طاقت اور قدرت والا ہے (۶) اُسی نے زمین و آسمان، چاند، سورج، ستارے فرشتے، آدمی، جن غرض تمام جہان کو پیدا کیا ہے اور وُہی تمام دنیا کا مالک ہے۔ (۷) وہی مارتا اور جلاتا ہے۔ یعنی مخلوق کی زندگی اور موت اُسی کے حکم سے ہوتی ہے (۸) وہی تمام مخلوق کو روزی دیتا ہے۔ (۹) وہ نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے نہ سوتا ہے۔ (۱۰) وہ خود بخود ہمیشہ رہے گا (۱۱) اُس کو کسی نے پیدا نہیں کیا (۱۲) نہ اُس کا باپ ہے نہ بیٹا، نہ بیٹی، نہ بیوی، نہ کسی سے اُس کا رشتہ ناتہ، وہ ان تمام تعلقات سے پاک ہے (۱۳) سب اُس کے محتاج ہیں۔ وہ کسی کا محتاج نہیں اور اُس کو کسی چیز کی حاجت نہیں (۱۴) وہ بے مثل ہے کوئی چیز اس کے مشابہ یعنی اُس جیسی نہیں (۱۵) وہ تمام عیبوں سے پاک ہے (۱۶) وہ مخلوق جیسے ہاتھ پاؤں، ناک کان اور شکل وصورت سے پاک ہے (۱۷) اُس نے فرشتوں کو پیدا کرکے دُنیا کے انتظاموں اور خاص خاص کاموں پر مقرر فرما دیتا ہے (۱۸) اُس نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے پیغمبر بھیجے کہ لوگوں کو سچا مذہب سکھلائیں اچھی باتیں بتائیں۔ اور بُری باتوں سے بچائیں

(مفتی کفایت اللہ)

قرآنی سوالات متعلقہ توحید

حق سُبحانہٗ تعالیٰ نے قرآن ہی میں چند ایک سوالات کئے ہیں اور خود ہی اُن کے جوابات دے دیئے ہیں۔

(استفہام انکاری)

۱۔ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ط (پ ۲۰ ع ۱)

ترجمہ: کیا اب کوئی اور معبود ہے اللہ کے سوا یعنی کیا کوئی اور با اختیار ہستی ہے جو خلق و تدبیر کر سکے یا کسی چیز کا مستقل اختیار رکھئے تو اُس کی الوہیت و معبودیت میں وہ کس طرح شریک ہو جائے گی؟

۲۔ اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِیْنَ ٥ (پ ۳۰ ع ۲۰)

ترجمہ: کیا اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں ہے؟

یعنی اُس کی شہنشاہی کے سامنے دنیا کی سب حکومتیں ہیچ ہیں۔ جب یہاں کی چھوٹی چھوٹی حکومتیں اپنے وفاداروں کو انعام اور مجرموں کو سزا دیتی ہیں تو اُس احکم الحاکمین کی سرکار سے یہ توقع کیوں نہ رکھی جائے۔

۳۔ اَلَیْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ط (پ ۲۴ ع ۱)

ترجمہ: کیا اللہ اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے؟

جو شخص ایک زبردست خدا کا بندہ بن چکا ہے اُسے ان عاجز اور بے بس خداؤں سے کیا ڈر ہو سکتا ہے؟ کیا اُس عزیز منتقم کی امداد و حمایت اس کو کافی نہیں جو کسی دوسرے ڈرے یا لو لگائے۔ کیا ان احمقوں کو اتنا نہیں سوجھتا کہ جو بندہ خداوند قدوس کی پناہ میں آگیا۔ کونسی طاقت ہے جو اس کا بال بیکا کر سکے؟ جو طاقت مقابل ہوگی پاش پاش کر دی جائے گی۔

۴۔ اَلَیْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ یُّحْیِۦَ الْمَوْتٰى ٥ ط

(پ ۲۹ ع ۱۸)

ترجمہ: کیا خدا مُردوں کو زندہ نہیں کر سکتا؟

۵۔ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ٥

(۲۷ پ ع ۱۵)

ترجمہ: کیا تم اس کو (منی) بناتے ہو یا ہم بناتے ہیں؟

۶۔ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ٥

(پ ۲۷ ع ۱۵)

ترجمہ: کیا تم اس کو کھیتی کر دیتے ہو یا ہم کھیتی کر دینے والے؟

۷۔ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ٥ ط (پ ۲۷ ع ۱۵)

ترجمہ: کیا تم نے بادل سے پانی اُتارا یا ہم اُتارنے والے؟

۸۔ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِــُٔوْنَ ٥ (پ ۲۷ ع ۱۵)

ترجمہ: کیا تم نے اس کا درخت پیدا کیا یا ہم ہیں پیدا کرنے والے؟

۹۔ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ یَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ط اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍ ٥

(پ ۲۹ ع ۲)

ترجمہ: بھلا وہ کون ہے جو تمہاری فوج ہے۔ رحمٰن کے سوا تمہاری مدد کرے؟ منکر پڑے دھوکہ میں پڑے ہیں۔

۱۰۔ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ط بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ٥ ط

(پ ۲۹ ع ۲)

ترجمہ: بھلا وہ کون ہے جو تم کو روزی دے؟ اگر وہ اپنی روزی روک لے بلکہ وہ شرارت اور بدکنے پر اڑ رہے ہیں۔

۱۱۔ اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ٥

(پ ۲۹ ع ۲)

ترجمہ: بھلا ایک جو اپنے منہ کے بل اوندھا چلے وہ سیدھی راہ پائے۔؟ یا وہ شخص جو ایک سیدھی راہ پر چلے۔

۱۲۔ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِیَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِیَ اَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ یُّجِیْرُ الْكٰفِرِیْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ٥ (پ ۲۹ ع ۲)

ترجمہ: تو کہہ، بھلا دیکھو تو اگر اللہ مجھ کو اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دے یا ہم پر رحم کرے پھر وہ کون ہے؟ جو منکروں کو دردناک عذاب سے بچائے۔

۱۳۔ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ یَّاْتِیْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ ٥ ط (پ ۲۹ ع ۲)

ترجمہ: تو کہہ، بھلا دیکھو تو، اگر تمہارا پانی صبح کو خشک ہو جائے پھر کون ہے جو تمہارے پاس نتھرا پانی لائے؟

۱۴۔ اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْٓءَ (پ ۲۰ ع ۱)

ترجمہ: بھلا کون پہنچتا ہے دُکھیے کی فریاد کو، جب اس کو پکارتا ہے اور سختی دور کرتا ہے۔

۱۵۔ اَمَّنْ یَّهْدِیْكُمْ فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ یُّرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًۢا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ ط (پ ۲۰ ع ۱)

تم کو خشکی اور تری کے اندھیروں میں کون راہ بتاتا ہے۔ اور ہوائیں کون چلاتا ہے جو اس کی رحمت سے پہلے خوشخبریاں لانے والی ہیں۔

ایاتِ قرآنیہ

(۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝

ترجمہ: سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے

(ب) قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ ۝ (پ ۳۰ ع ۲۰)

ترجمہ: کہہ دیجئے وہ اللہ ایک ہے۔ اور وہ بے نیاز ہے۔ نہ کسی کو جنا نہ کسی سے جنا گیا۔

(۲) اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ ۝ (پ ۷ ع ۱۹)

ترجمہ: ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔

(۳) اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ ۝ (پ ۲۷ ع ۲)

ترجمہ: بے شک اللہ ہی رزق دینے والا ہے اور نہایت ہی قوت والا ہے

(۴) لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ج وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ (پ ۲۷ ع ۱۷)

ترجمہ: اسی کی آسمانوں اور زمینوں میں سلطنت ہے۔ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

(۵) ھُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظَّاھِرُ وَ الْبَاطِنُ ج وَ ھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝ (پ ۲۷ ع ۱۷)

ترجمہ: سب مخلوق سے وہی پہلے ہے اور وہی پیچھے۔ وہی ظاہر ہے وہی مخفی ہے اور وہ ہر چیز کا خوب جاننے والا ہے۔

(۶) لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ ج وَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۝ لَہٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ج یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یَقْدِرُ ط اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝ (پ ۲۵ ع ۳)

ترجمہ: کوئی چیز اس کے مثل نہیں اور وہی ہر بات کا سننے والا دیکھنے والا ہے اسی کے اختیار میں ہے۔ زمین و آسمان کی کنجیاں۔ جس کو چاہے زیادہ روزی دیتا ہے اور جس کو چاہے کم دیتا ہے۔

(۷) غَافِرِ الذَّنْبِ وَ قَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ ۝ (پ ۲۴ ع ۶)

ترجمہ: گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا ہے۔ سخت سزا دینے والا ہے قدرت والا ہے۔ اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔ اسی کے پاس سب کو جانا ہے۔

(۸) اِنَّ اللّٰہَ عَالِمُ غَیْبِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ط اِنَّہٗ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ (پ ۲۲ ع ۱۷)

ترجمہ: بے شک اللہ آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ چیزیں جاننے والا ہے۔ بے شک وہی دل کی باتوں کو جاننے والا ہے۔

(۹) اَلَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَھُوَ یَھْدِیْنِ ۝ لا وَ الَّذِیْ ھُوَ یُطْعِمُنِیْ وَ یَسْقِیْنِ ۝ وَ اِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ ۝ وَ الَّذِیْ یُمِیْتُنِیْ ثُمَّ یُحْیِیْنِ ۝ (پ ۱۹ ع ۹)

ترجمہ: وہ اللہ جس نے مجھ کو پیدا کیا۔ پھر وہی مجھ کو رہنمائی کرتا ہے۔ مجھ کو کھلاتا پلاتا ہے اور جب میں بیمار ہوتا ہوں وہی مجھ کو شفا دیتا ہے اور جو مجھ کو موت دے گا اور قیامت کو زندہ کرے گا۔

(۱۰) اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ ج وَ ھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ ۝ (پ ۲۵ ع ۳)

ترجمہ: اللہ تعالے اپنے بندوں پر مہربان ہے جس کو چاہتا ہے روزی دیتا ہے۔ اور وہ قوت والا زبردست ہے۔

(۱۱) لِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ط یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ط یَھَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ یَھَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّکُوْرَ ۝ اَوْ یُزَوِّجُھُمْ ذُکْرَانًا وَّ اِنَاثًا ج وَ یَجْعَلُ مَنْ یَّشَآءُ عَقِیْمًا ط اِنَّہٗ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ ۝ پ ۲۵ ع ۶

ترجمہ: آسمان اور زمین میں اللہ ہی کی سلطنت ہے وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے بیٹیاں عطا فرماتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بیٹے عطا فرماتا ہے۔ یا ان کو جمع کر دیتا ہے بیٹے بھی اور بیٹیاں بھی اور جس کو چاہے بے اولاد رکھتا ہے۔ بیشک وہ بڑا جاننے والا بڑی قدرت والا ہے۔

(۱۲) وَ اِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗ اِلَّا ھُوَ ط وَ اِنْ یُّرِدْکَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِہٖ (پ ۱۱ ع ۱۶)

اور اگر اللہ تعالیٰ تم کو کوئی تکلیف پہنچائے تو سوائے اس کے اور کوئی اس کو دور کرنے نہیں اور اگر کوئی راحت پہنچانا چاہے تو اس کے فضل کو کوئی ہٹانے والے نہیں۔

(۱۳) قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط بِیَدِکَ الْخَیْرُ ط اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ (پ ۳ ع ۱۱)

ترجمہ: (اے محمدؐ) آپ اللہ سے یوں کہئے کہ اے اللہ! تمام ملک کے مالک۔ آپ جس کو چاہتے ہیں ملک دے دیتے ہیں اور جس سے چاہے چھین لیتے ہیں اور جس کو آپ چاہیں غالب کر دیتے ہیں اور جس کو آپ چاہیں لیست کر دیتے ہیں۔

(۴) (ا) یُوۡلِجُ الَّیۡلَ فِی النَّہَارِ. فِی الَّیۡلِ وَتُخۡرِجُ الۡحَیَّ مِنَ الۡمَیِّتِ وَتُخۡرِجُ الۡمَیِّتَ مِنَ الۡحَیِّ وَتَرۡزُقُ مَنۡ تَشَآءُ بِغَیۡرِ حِسَابٍ ٥ (پ ۳ ع ۱۴)

ترجمہ: آپ رات کے اجزا کو دن میں داخل کر دیتے ہیں اور دن کے اجزا کو رات میں اور زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردے کو زندہ سے نکالتا ہے اور جس کو چاہے بیشمار روزی دیتا ہے

(ب) اَلَا لَہُ الۡخَلۡقُ وَالۡاَمۡرُ (پ ۸ ع ۱۴)

ترجمہ: سن لو اسی کا کام ہے پیدا کرنا اور حکم فرمانا۔

(۵) کُلُّ مَنۡ عَلَیۡہَا فَانٍ ٥ وَّیَبۡقٰی وَجۡہُ رَبِّکَ ذُو الۡجَلٰلِ وَالۡاِکۡرَامِ ٥ (پ ۲۷ ع ۱۲)

ترجمہ: سب جو زمین پر موجود ہیں فنا ہو جائیں گے۔ صرف آپ کے پروردگار کی ذات جو عظمت والی ہے اور احسان والی ہے باقی رہ جائے گی۔

(۶) مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ٥ (سورۂ فاتحہ)

ترجمہ: روز جزا کا مالک ہے۔

(۷) وَاِلٰـہُکُمۡ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ۚ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِیۡمُ ٥ (پ ۲ ع ۳)

اور تمہارا معبود ایک معبود ہے وہی عبادت کے لائق ہے وہی بخشش کرنے والا ہے اور مہربان ہے۔ (باقی باقی)

مدرسہ اسلامیہ فاروقیہ ملتان کا جلسہ

فن تجوید قرائت کی معیاری درسگاہ مدرسہ اسلامیہ فاروقیہ رجسٹرڈ ملتان کا بارہواں سالانہ تبلیغی جلسہ ۷، ۸، ۹ اکتوبر ۱۹۶۶ء مطابق ۲۱، ۲۲، ۲۳ جمادی الثانی بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار باغ لانگے خان بیرون بوہڑ گیٹ ملتان میں ہو رہا ہے۔ جس میں جمعیت العلماء اسلام تنظیم اہل سنت، تحفظ ختم نبوۃ کے چوٹی کے راہنما شرکت فرما رہے ہیں۔ مفصل اشتہار مفت درج ذیل پتہ سے مل سکتا ہے۔ پتہ:- عبدالرؤف ناظم مدرسہ اسلامیہ فاروقیہ رجسٹرڈ کچہری روڈ ملتان۔

العارض:- غلام قادر مہتمم مدرسہ اسلامیہ فاروقیہ کچہری روڈ ملتان

تلاش گمشدہ

حضرت جانشین شیخ التفسیر مدظلہ کے خادم خاص محترم حاجی بشیر احمد صاحب کا صاحبزادہ شاہد احمد ۹ ستمبر بروز جمعہ گھر سے غائب ہو گیا ہے۔ جس صاحب کو ملے وہ پتہ ذیل اطلاع دیں یا اگر شاہد احمد خود اس خبر کو پڑھے تو فوراً گھر آجائے۔ پتہ:- بشیر احمد لذت کدہ مچھلی چوک بخاری اندرون بھاٹی گیٹ لاہور

تنظیم اہل سنت لاہور کے زیر اہتمام

سالانہ تبلیغی کانفرنس

مورخہ یکم - دو اکتوبر بروز ہفتہ اتوار چوک اسلام پورہ کرشن نگر لاہور میں منعقد ہوگی - جس میں جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور، مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری، علامہ دوست محمد صاحب قریشی، مولانا محمد اجمل صاحب، ڈاکٹر مناظر حسین صاحب نظر ایڈیٹر خدام الدین اور قاری نور الحق ایڈووکیٹ تقاریر فرمائیں گے۔

سیکرٹری نشرواشاعت تنظیم اہل سنت لاہور۔

فلم "ٹین کمانڈمنٹس" کو بند کیا جائے،

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیتہ علماء اسلام کا مطالبہ،

تعجب ہے کہ ایک یہودی فلم "ٹین کمانڈمنٹس" جو عرب ممالک میں ممنوع ہے - اور پہلے پاکستان میں بھی ممنوع تھی - اب یکا یک اس کی نمائش ہونے کا اعلان ہوا ہے - یہ فلم ایک یہودی نے تیار کی ہے - اور اس کی ساری آمدنی یہودیوں کے لئے وقف ہے - اس میں حضرت موسے علیہ السلام کا کردار اور خدا تعالیٰ سے اس کی ہم کلامی فلم کی گئی ہے - اس سے انبیاء علیہم السلام کی توہین ہوتی ہے اور یہودیوں کی پرورش - تعجب ہے کہ پاکستان میں اس کی اجازت کیسے دی گئی - جمعیتہ علماء اسلام مطالبہ کرتی ہے کہ اس فلم کو فوراً ممنوع قرار دیا جائے اور ملک کی تمام شاخوں کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ اس فلم کے خلاف احتجاج کرکے گورنر صاحب مغربی پاکستان کو تار دیکر اس فلم کو بند کرنے کا مطالبہ کریں اور جہاں یہ فلم دکھائی جائے وہاں ڈی سی کو مل کر اس کو بند کرانے کی سعی کی جائے -

دعائے مغفرت

جماعت کے محترم رکن ماسٹر لال دین انگر مصنف انوار ولایت و مقامات ولایت کی والدہ ماجدہ زندگی کے صد سالہ ایام گزار کر اللہ کو پیاری ہو گئیں ہیں - ادارہ اس غم میں ماسٹر صاحب موصوف کے غم میں شریک ہے - اور قارئین کرام سے درخواست کرتا ہے کہ مرحومہ کے حق میں دعائے مغفرت فرمائیں - اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کریں - اللہ تعالیٰ مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے آمین - (ادارہ)

دعائے صحت

میرے عم محترم کالا کئی ماہ سے سخت علیل ہے بعض اوقات اسے ایسے سخت دورے پڑتے ہیں کہ بیہوش ہو جاتا ہے - قارئین خدام الدین سے التماس ہے کہ اس کی شفائے کاملہ کے لئے دعا فرمائیں - اللہ تعالیٰ جلد از جلد اسے اس موذی مرض سے نجات دے کر صحت کاملہ عطا فرمائے۔ فضل احمد تبسم، کالا باغ

تحفہ معراج النبیؐ

(مرتبہ)

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ

انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور سے، پیسے کے ٹکٹ برائے ڈاک بھیج کر مفت حاصل کریں۔

جامعہ عربیہ تعلیم الابرار رجسٹرڈ عیدگاہ ملتان روڈ کا سالانہ عظیم الشان

جلسہ [illegible]

زیر سرپرستی: رئیس الاتقیا سید الاصفیا حضرت مولانا سید مبارک شاہ صاحب بغدادی مدظلہ العالی۔

بتاریخ ۱۳، ۱۴، ۱۵ جمادی الثانی ۱۳۸۶ھ مطابق ۲۹، ۳۰ ستمبر یکم اکتوبر ۱۹۶۶ء جمعرات جمعہ ہفتہ

بمقام قریبی پلاٹ جامعہ عربیہ تعلیم الابرار رجسٹرڈ شمس آباد کالونی عیدگاہ روڈ ملتان

علمائے کرام

حضرت مولانا مبارک شاہ صاحب بغدادی، حضرت مولانا محمد علی صاحب حضرت مولانا ضیاء القاسمی صاحب لائلپور، حضرت مولانا قائم الدین صاحب مرکزی مبلغ تنظیم اہل سنت پاکستان، حضرت مولانا اسماعیل صاحب ناظم مدرسہ ریاض الاسلام جھنگ، حضرت مولانا قاری تاج محمد صاحب عبدالحکیم، حضرت مولانا قاری احتشام الحق صاحب تھانوی کراچی، حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری، حضرت مولانا مناظر حسین صاحب نظر ایڈیٹر خدام الدین لاہور، حضرت مولانا محمد لقمان صاحب مرکزی مبلغ ختم نبوت پاکستان، حضرت مولانا غلام حسین صاحب شہباز جھنگ صدر، حضرت مولانا مفتی محمود صاحب۔ سابق ایم۔ این۔ اے حضرت مولانا علامہ عبدالشکور صاحب دین پوری۔ الحاج مولانا سید ظہور اسماعیل شاہ صاحب ی۔ سید محمد اسحاق شاہ صاحب بغدادی جناب قاری عبداللطیف صاحب۔

ابوالحسن قاسمی ناظم اعلیٰ جامعہ عربیہ تعلیم الابرار عیدگاہ روڈ ملتان شہر۔

مولانا محمد صادق مرحوم کی سوانح حیات

مولانا محمد صادق صاحب کھڈہ کراچی کے نام سے ہندو پاک کے تمام علمی حلقے اور تبلیغی ادارے آشنا ہیں۔ وہ برصغیر کے جلیل القدر علماء میں سے تھے وہ نہ صرف ایک مبلغ اسلام اور علوم دین کے ماہر تھے بلکہ جنگ آزادی کے ایک دلیر رہنما بھی تھے۔ جمعیتہ علماء ہند کے ایک معزز رکن اور جمعیتہ علماء سندھ کے سربراہ تھے۔ ایشیا کے سب سے بڑے اسلامی ادارہ اور مرکز علم دارالعلوم دیوبند کے شوریٰ کے رکن رکین تھے۔ ان کی وفات کے بعد ملک کے اطراف سے میرے پاس احباب کے خطوط آتے رہے۔ جس میں یہی خواہش ظاہر کی گئی تھی کہ اس بطل جلیل کی سوانح عمری ضرور شائع ہو مولانا مرحوم کی وصال کے بعد مدرسہ مظہر العلوم کے ایک استاد مولانا اللہ ورایو صاحب بروہی نے سندھی اخبارات میں بالاقساط ایک طویل مضمون شائع کیا تھا جو آٹھ قسطوں میں "نوائے سندھ" میں شائع ہوا تھا نیز مولانا غلام مصطفےٰ قاسمی، مولانا عبدالکریم چشتی نے بھی سندھی اخبارات میں اپنے تاثرات پیش کئے۔ علیٰ ہذا القیاس جی۔ ایم سید کی ایک کتاب "مشاہیر سندھ" کے نام سے زیر طبع ہے۔ اس میں بھی مولانا مرحوم کے متعلق کافی مواد ہے لیکن مولانا کی مکمل سوانح حیات جس میں ملک کی نصف صدی کی سیاسی تاریخ وابستہ ہے۔ اب تک معرض وجود میں نہیں آئی۔

ابھی تک حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب کے صاحبزادہ کا ایک گرامی نامہ میرے پاس آیا ہے۔ جس میں انہوں نے مولانا کے متعلق دریافت فرمایا ہے۔ کہ اگر ان کی کوئی سوانح حیات چھپ گئی ہو تو ارسال کر دیں۔ مولانا کے صاحبزادہ بھی مولانا مرحوم کے متعلق کچھ لکھ رہے ہیں ادھر مولانا اللہ ورایو بروہی نے بھی کافی واقعات جمع کئے ہیں۔

میں ہندو پاک کے تمام علماء اور ان حضرات سے گزارش کرتا ہوں کہ اگر ان کے پاس مولانا مرحوم کے کچھ واقعات ملفوظات یا ان کے علم میں ان کی زندگی سے تعلق رکھنے والا مواد ہو تو از راہ کرم اس پتہ پر بھیج کر شکریہ کا موقع دیں۔ پتہ یہ ہے

(مولانا حافظ) محمد اسماعیل مہتمم مدرسہ مظہر العلوم، کھڈہ کراچی،

بقیہ : مجلس ذکر

چڑھ جاتا ہے اور وہ بھی ذاکر اور شاکر بن جاتا ہے ۔ کسی نے سچ کہا ہے :-

صحبتِ صالح ترا صالح کند
صحبتِ طالح ترا طالح کند

یعنی نیکوں کی صحبت نیک بنا دیتی ہے اور بدوں کی صحبت بد بنا دیتی ہے۔ بُرے لوگوں کی صحبت سے گریز کرنے کی تعلیم دی گئی ہے ۔ لیکن اگر بُرے لوگوں کے پاس اس نیت سے جائیں کہ ان میں تبلیغ کریں گے اور ان کی اصلاح کی کوشش کریں گے تو پھر ٹھیک ہے ۔ اللہ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے ۔

ایک حدیث میں ہے کہ جس جگہ اللہ کا ذکر ہو رہا ہو اُس مجلس کو فرشتے گھیر لیتے ہیں ۔ اور ان پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ مَیں نے ان سب ذکر کرنے والوں کو بخش دیا۔ ایک فرشتہ کہتا ہے کہ یا اللہ ایک آدمی تو کسی ذاکر کو ملنے کے لئے آیا تھا اور وہاں بیٹھ گیا وہ ذکر کرنے کی نیت سے نہیں آیا تھا ۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جاؤ مَیں نے اس کو بھی بخش دیا ۔ کیونکہ یہ ایسے بیٹھنے والے ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والے بھی بخش دئے جاتے ہیں ۔ سبحان اللہ ! یہ اللہ والوں کی صحبت کی برکات ہیں ۔

اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کا حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے ۔ کہ ہم خود بھی کثرت سے ذکراللہ کریں ۔ گھر میں بھی ذکر جاری کریں ۔ دوستوں عزیزوں کو بھی اس کی طرف رغبت دلائیں ۔ اور اپنی نشست و برخاست نیک لوگوں کے ساتھ رکھیں ۔

یاد رکھیں کہ نجات اور کامیابی صرف اور صرف نیکوں کی ہے ۔ آپ اپنی کمائی کو حلال طریقہ سے کمائیں ۔ حرام سے بہت زیادہ بچیں ۔ حرام مال سے صدقہ خیرات کرنا حج و زکوٰۃ ادا کرنا اس سے ہزار درجہ بہتر ہے کہ آپ نہ حرام کمائیں اور نہ خرچ کریں ۔ حرام مال اللہ کی راہ میں خرچ کرنا الٹا وبال جان بنے گا اور عذاب میں مبتلا کرے گا ۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو رزق حلال عطا فرمائے اور نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے کی ہمت و توفیق عطا فرمائے ، خاتمہ ایمان کامل پر فرمائے ۔ آمین ۔ و اخو دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین ۔

بقیہ : صـ ۳

کی تعمیر کے اجازت ناموں سے اساتذہ ، طالبات اور ان کے والدین میں بے چینی پھیل گئی ہے — سینماؤں کی تعمیر کے سلسلے میں ضلعی حکام کو اساتذہ ، طالبات اور والدین کے جذبات سے آگاہ کر دیا گیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ ضلعی حکام نے کالج کے نزدیک ایک سینما کی اجازت کو منسوخ کر دیا ہے لیکن ایبٹ روڈ پر تعمیر ہونے والے سینماؤں کے خلاف احتجاج کو کوئی اہمیت نہیں دی گئی ہے ۔ انہوں نے بتایا کہ ضلعی حکام نے اس ضمن میں جو خط و کتابت کی گئی ہے اس سے گورنر مغربی پاکستان وزیر تعلیم اور انجمن حمایت اسلام کو مطلع کیا جا چکا ہے ۔ انہوں نے بتایا کہ کالج یونین نے اس سلسلے میں گورنر مغربی پاکستان اور وزیر تعلیم سے انٹرویو کا وقت مانگا ہے ۔

ہم محترمہ پرنسپل صاحبہ اسلامیہ کالج فار وومن لاہور کے مطالبے کی پُر زور تصدیق کرتے ہیں اور حکومت سے قوم کی بچیوں کے مستقبل کے نام پر اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس مطالبے کو عملی جامہ پہنا کر قوم دوستی کا ثبوت دے ۔ وما علینا الا البلاغ ۔

گم شدہ بچے کی تلاش !

مسمی محمد اسماعیل، عمر گیارہ سال، ساکن بہاولپور، چھ سا تویں کلاس میں بہاول نگر پڑھ رہا تھا۔ دینی تعلیم کے شوق میں کسی دینی درس گاہ میں داخلے کے لئے گھر سے بغیر اطلاع دو ماہ سے نکلا ہوا ہے اب تک اس کے قیام کا پتہ نہیں ۔ اس کے والد بہت پریشان ہیں ۔ اگر وہ خود یا اس کے استاد صاحبان یا کسی اور صاحبان کو اس کا علم کا ہو تو پتہ ذیل پر اطلاع دیں ۔ اس کی والدہ فوت ہو چکی ہیں اور چھوٹے بہن بھائی اس کے لئے بہت پریشان ہیں ۔

صوفی منظور احمد صاحب اسسٹنٹ کلرک سرکل آفس محکمہ انہار بہاولنگر :-

انجمن تبلیغ قرآن و سنت پشاور شہر

مشاورتی بورڈ انجمن تبلیغ قرآن و سنت پشاور نے مندرجہ ذیل وضاحتی اعلان کیا ہے کہ بعض لوگ آج تک اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ نورالحق نور سابق سیکرٹری انجمن تبلیغ قرآن سنت ...... بدستور انجمن ہذا کے رکن اور عہدیدار ہیں ۔ لہٰذا مشاورتی بورڈ عوام کی غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے واضح کرتا ہے کہ ۳۰ جون ۱۹۶۶ء کو نورالحق نور سابق سیکرٹری انجمن تبلیغ قرآن سنت ...... انجمن ہذا سے استعفےٰ دے چکے ہیں ۔ جس کو انجمن کے مجلس شوریٰ کے اجلاس منعقدہ ۱۰ جولائی ۱۹۶۶ء بروز ہفتہ نے متفقہ طور پر منظور کر لیا ہے ۔ اس لئے ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آئندہ نورالحق نور اور میاں حبیب اللہ سابق خزانچی کو انجمن تبلیغ قرآن و سنت پشاور کا ممبر یا عہدیدار نہ سمجھا جائے ۔ ان کے کسی عمل سے بھی انجمن کا کوئی تعلق نہیں ۔ (ناظم انجمن)

سالانہ جلسہ

مدرسہ عربیہ تعلیم الدین بھیرہ کا آٹھواں سالانہ جلسہ مورخہ ۲۱، ۲۲، ۲۳ اکتوبر کو منعقد ہو رہا ہے ۔ جس میں ملک و ملت کے متعدد اور نامور علمائے کرام تشریف لا رہے ہیں ۔ احباب تاریخ نوٹ فرما دیں ۔ مولانا عبدالرشید ناظم

بچوں کا صفحہ

انمول موتی

مولانا عبدالعلیم صاحب مدرس مدرسہ اشرفیہ سکھر

نا ہید: سب سے پہلے اللہ تعالےٰ نے کس چیز کو پیدا فرمایا؟

عبداللہ: نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو (کما فی الحدیث اوّل ما خلق اللہ نوری)

ناہید: سب سے پہلے کون سی سورت نازل ہوئی؟

عبداللہ: سورۂ علق۔ یعنی اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۵)

ناہید: سب سے پہلے دنیا میں کونسا درخت پیدا ہوا؟

عبداللہ: کھجور کا درخت پیدا ہوا۔

ناہید: کھجور کے درخت کی بابت آپ کو کیا معلوم ہے؟

عبداللہ: یہ ایک عجیب درخت ہے یہ اہل عرب اور اس ملک کا خاص توشہ و میوہ ہے۔ پہاڑوں اور پتھروں میں بعض دفعہ پیدا ہو جاتا ہے اور ایسا شیریں ہوتا ہے کہ ہونٹ بندھتے ہیں۔ برسوں خراب نہیں ہوتا۔ اس کو طرح طرح سے کھایا جاتا ہے۔ مثلاً کھجور کا شیرہ نکال کر بجائے شکر کے استعمال کرتے ہیں۔ روٹی سے اس کو استعمال کرتے ہیں — ملیدہ بناتے ہیں۔

ناہید: لوحِ محفوظ میں سب سے پہلے اللہ تعالےٰ نے کیا لکھا؟

عبداللہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

ناہید: اوّل زمین کا کون سا ٹکڑا پیدا کیا گیا؟

عبداللہ: جس جگہ خانہ کعبہ ہے۔ اوّل اس کو پیدا کر کے پھر چاروں طرف زمین پھیلا دی گئی۔

ناہید: سب سے پہلے (اربعین) یعنی چالیس حدیثیں کس نے لکھیں اور تالیف کیں؟

عبداللہ: حضرت عبداللہ بن المبارک یعنی امام محمدؒ امام الحدیث نے۔ جن کی وفات سنہ ۱۸۱ھ میں ہوئی۔

ناہید: سب سے پہلے لقب صوفی کس کا ہوا؟

عبداللہ: ابوالہاشم صوفی کا جن کی وفات سنہ ۱۵۰ھ میں ہوئی۔

ناہید: جغرافیہ میں اوّل کس نے تصنیف کی؟

عبداللہ: حکیم بطلیموس نے۔

ناہید: علم حدیث میں سب سے پہلے کس نے تصنیف کی؟

عبداللہ: ابن جریج محدثؒ نے۔

ناہید: دنیا میں اول زلزلہ کب آیا؟

عبداللہ: جبکہ حضرت آدم کے بیٹے قابیل نے ہابیل کو قتل کیا۔

ناہید: خدا کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے صحابہؓ میں اول کس نے تلوار نکالی؟

عبداللہ: زبیر بن العوامؓ نے۔

ناہید: شراب اور راگ باجا اوّل کس نے ایجاد کیا؟

عبداللہ: نمرود نے۔

ناہید: مسجد میں اول چراغ کس نے جلایا؟

عبداللہ: حضرت تمیم دارؓ (صحابی حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے۔ پہلے مسجد میں چراغ کا دستور نہ تھا۔ انہوں نے چراغ روشن کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اسلام کو روشن کیا۔ اللہ میاں تمہارے دل کو منوّر فرمائے۔

ناہید: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اول کس بی بی سے نکاح کیا؟

عبداللہ: حضرت خدیجہؓ سے جب کہ آپؐ کی عمر ۲۵ سال کی تھی۔

ناہید: مسجد میں اوّل محراب کس نے بنائی؟

عبداللہ: حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے۔ خلفاء رابعہ کے بعد انہیں کا درجہ خلافت ہے۔

ناہید: عورتوں میں سب سے پہلے آپؐ پر کون ایمان لائی؟

عبداللہ: حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

ناہید: بالغ مردوں میں سب سے اوّل کون آدمی لایا؟

عبداللہ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

ناہید: لڑکوں میں اوّل کون ایمان لایا؟

عبداللہ: حضرت علی کرم اللہ وجہٗ

ناہید: علم سیر یعنی واقعات و حالات صحابہ کرامؓ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اوّل کس نے تصنیف کی؟

عبداللہ: امام سیر و مغازی محمد بن اسحٰق نے تصنیف کی۔ جن کی وفات سنہ ۱۵۱ھ ہے۔ ان کے بعد عبدالملک بن ہشام حمیری نے ترتیب نہایت عمدگی سے دی جن کی وفات سنہ ۲۱۸ھ میں ہوئی۔

ناہید: قرآن و حدیث کے مشکل الفاظ کی شرح اوّل کس نے تصنیف کی؟

عبداللہ: ابو عبیدہ معمر بن المثنی التیمی بصری متوفی سنہ ۲۱۰ھ نے۔

ناہید: فضائل قرآن میں اول کس نے تصنیف کی؟

عبداللہ: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے۔

ناہید: بروزِ قیامت سب سے پہلے قبر میں سے کون اٹھے گا؟

عبداللہ: حضرت محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

ناہید: حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد اوّل لکھنا کس نے شروع کیا؟

عبداللہ: حضرت ادریس علیہ السلام نے۔

ناہید: دوزخی لباس سب سے پہلے کس کو پہنایا جائے گا اور سب سے پہلے کون دوزخ میں داخل ہوگا؟

عبداللہ: ابلیس کو سب سے پہلے دوزخی وردی پہنا کر دوزخ میں ڈالا جائے گا۔

ناہید: سب سے پہلے حساب کس سے ہوگا؟

عبداللہ: حضرت جبریل امین سے۔ اس لئے کہ وہ خدا کے امین اور رسولوں کے پاس پیغام لانے والے تھے۔

ناہید: جنت میں سب سے پہلے کون داخل ہوگا؟

عبداللہ: حضرت محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

ناہید: حضرت آدمؑ نے جنت میں جا کر اوّل کیا کھایا؟

عبداللہ: سب سے پہلے انگور کھایا اور سب سے آخر میں گندم کھایا تھا۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۴۷

The Weekly "KHUDDAMUDIN"
LAHORE (PAKISTAN)

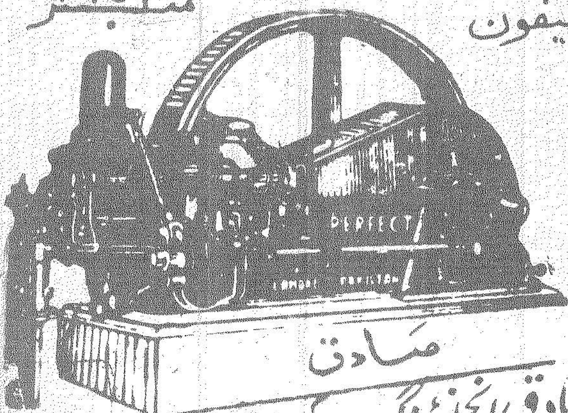
چیف ایڈیٹر عبیداللہ انور

منظور شدہ محکمہ تعلیم (۱) لاہور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری G/۱۶۲۲۱ مورخہ ۳ مئی ۱۹۵۶ء (۲) پشاور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری T.B.C ۲۳۶-۲۸۱ مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۵۶ء
(۳) کوئٹہ ریجن بذریعہ چٹھی نمبری ۳۹/۹/۶۶۷-۲-۹ DD مورخہ ۲۴-۱ اگست ۱۹۶۴ء

متفرق مطبوعات

۱- مرد مومن	قیمت	۵۰-۴	محصول ڈاک	۵/۵۰
۲- انوار ولایت	//	۵۰-۳	//	۴/۵۰
۳- خلاصۃ المشکوٰۃ	//	۵۰-۱	//	۲/۲۵
۴- مجموعہ ۵ تفسیر	//	۵۰-۱	//	۲/۲۵
۵- گلدستہ احادیث	//	۵۰-–	//	۱/–
۶- شجرہ خاندان عالیہ	//	۲۵-۰	//	–/۳۸
۷- خطبات جمعہ مجلد ۹ حصے	//	۰-۹	//	۱۰/۵۰
۸- مجلس ذکر ۱۰ حصے	//	۰-۱۰	//	۱۱/۵۰
۹- ضرورت القرآن	//	۴۰-۰	//	–/۵۳
۱۰- شرح اسماء اللہ الحسنیٰ	//	۴۰-۰	//	–/۵۳
۱۱- مقصد قرآن	//	۴۰-۰	//	–/۵۳
۱۲- استحکام پاکستان	//	۴۰-۰	//	–/۵۳
۱۳- اصلی حنفیت	//	۲۰-۰	//	–/۳۳
۱۴- نجات دارین کا پروگرام	//	۱۹-۰	//	–/۳۳
۱۵- بہشتی اور دوزخی کی پہچان	//	۱۳-۰	//	–/۲۰

مطلوبہ کتب کا ہدیہ بذریعہ منی آرڈر یا ٹکٹ ڈاک پیشگی آنا ضروری ہے وی پی ہرگز نہ ہوگا۔ (ناظم انجمن خدام الدین شیرانوالہ لاہور)



فیروز سنز لمیٹڈ لاہور میں باہتمام عبیداللہ انور پرنٹر اینڈ پبلشر چھپا اور دفتر خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع ہوا